قال اللہ تبارک و تعالیٰ

فِی بُیُوتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ نافعہ جس میں احادیث مستندہ اور فقہ کی معتبر کتابوں سے مسجد کے آداب و احکام
بیان کئے گئے ہیں مُسمّٰی بہ

مُنْیَۃُ السَّاجِد
فی
آدابِ المساجد

سنہ ۱۹۳۰ء
سنہ ۱۳۴۹ھ

از تالیف لطیف جناب مولانا مولوی محمد شفیع صاحب مدرس دار العلوم دیوبند دام اللہ فضلہم

مع اضافہ ضمیمہ

دأبُ المساجد فی آدابِ المساجد

از حضرت مجدد الملت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم

مع تصدیق بزرگان دار العلوم دیوبند

دار التدریس والاشاعۃ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع ہوا

مطبع مجتبائی دہلی

تعداد اشاعت بشمولیت سابق تین ہزار

تقریظات

از زبدۃ العلماء الاتقیاء قدوۃ الفقہاء الفضلاء حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند لازالت شموس افضالہ بازغہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین واتباعھم الی یوم الدین اما بعد بندہ نے اس رسالہ آداب المساجد کو من اولہا الی آخرہا بالاستیعاب دیکھا فضائل وآداب مسجد واحکام ومسائل ضروریہ متعلقہ مسجد میں انشاء اللہ تعالی کافی ووافی ہے۔ اور روایات فقہ وحدیث جو اس رسالہ میں منقول ہیں صحیح ومستند ومعتبر ہیں اللہ تعالی مولف کو جزائے خیر عطا فرما دے اور اس رسالہ کو مقبول ومفید فرما دے آمین واٰخر دعوٰنا اَنِ الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین ۔

کتبہ العبد الاحقر عزیز الرحمن عفی اللہ عنہ المفتی بدار العلوم دیوبند

(۹ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ)

از بقیۃ السلف حجۃ الخلف آیۃ من آیات اللہ حضرت مولانا وشیخنا سید محمد انور شاہ صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند دامت برکاتہم

اَلحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمِینَ وَالعاقِبۃُ لِلمُتَّقِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ علٰی رسُولِہٖ محمّدٍ وَّعلٰی اٰلِہٖ وَاَصحابِہٖ اجمعین اما بعد آداب مساجد اور حدود واحکام شریعت غرا میں تہاون اور بے پروائی جو فی زماننا رونما ہے کسی پر مخفی نہیں اور مسائل حلال وحرام کی تبلیغ وتعلیم کو جیسا کچھ مختصر اور تنگ خیالی خیال کیا جاتا ہے وہ بھی معلوم لیکن تاہم صدع حق اور تبلیغ اہل حق کرتے ہی رہیں گے اور حسب ارشاد حدیث شریف ایک طائفہ اہل حق کا ہمیشہ منصور ہی رہیگا بنا ءً علیہ جناب مستطاب فاضل اکمل صاحب دیانت وتقوی مولوی محمد شفیع ولد جناب مولوی محمد یسین صاحب دیوبندی نے جو دونوں حضرات دار العلوم دیوبند کے مدرسین میں سے ہیں آداب اور مسائل مساجد میں یہ رسالہ حسبۃً للہ تالیف کیا ہے شاید کسی کو حق تعالی اسکے مطالعہ سے ہدایت اور احترام آداب مسجد کی توفیق نصیب کرے۔ خدائے برتر جناب کی ممدوح کی ترقی مراتب دینی [illegible] فرمائے واللہ الموفق

بندہ محمد [illegible] عنہ مدرس دار العلوم [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ الذی احب من البقاع مساجدھا وتخیر لجوارہ القدس راکعھا وساجدھا وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ عبدہ الذی اسری بہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارک حولہ فجعل طاعتہ طاعتہ وقولہ وقولہ وعلیٰ الہ واصحابہ الذین ھم زین المساجد وانوارھا ونظار ریاض الجنۃ وعمارھا وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا

اما بعد آج جبکہ دین اور علوم دین کی کساد بازاری کا وقت ہے اور شعائر اسلام پامال ہو رہے ہین مسلمانون کے مقامات مقدسہ اُن کے ہاتھوں سے نکل رہے ہین وقت ہے کہ ایک ایمان رکھنے والا قلب غم سے پگھلجائے اور ایک حق پرست آنکھ اپنی بینائی پر کور ہونیکو ترجیح دے

لیکن یہ شعائر اسلام کی پامالی اور مقامات مقدسہ کی بیحرمتی اگر ایک قوی دشمن کے ہاتھون ہے اور ہمارے اختیار اور طاقت سے باہر ہے تو شاید خداوند کریم ہمین معذور رکھے۔ مگر لے حضرات اُن مظالم کا ہمارے پاس کیا جواب ہی جو ہمنے خود شعائر اسلام پر کئے ہین اور اُن کو اپنے ہاتھون سے مٹایا ہے اُس بے حرمتی کا کیا عذر ہے جو خود ہمارے ہاتھون اور پاؤں نے مقامات مقدسہ مین کی ہے۔

یہ صحیح ہے کہ [illegible] ے مقدس مقامات حجاز اور شام اور عراق کی

مبارک زمین کے حصے مین آئے ہین لیکن اسکی ساتھ یہ بات بھی قابل انکار نہیں ہے کہ خدا کی زمین کا ہر قطعہ اور ہر حصہ ایسے مقامات مقدسہ سے معمور ہے جو اپنے تقدس مین بیت اللہ کا پر تو ارکھتے ہیں۔ اور جن کو ہم مساجد کھتے ہین۔ ہر ایک مسلمان کو غور کرنا چاہئے کہ ہمنے اپنی مقامات مقدسہ کی کیا توقیر و تعظیم کر رکھی ہے جو کہ ہمارے ہاتھوں میں ہین کہ ہم ہاتھوں سے نکلے ہوئے مقامات مقدسہ کو روتے ہین ؎

تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

آہ آہ آج ہماری بہت سی مسجدین تو نماز اور جماعت کو ترستی ہیں اُن میں انسانون کے بجائے قسم قسم کے جانور معتکف نظر آتے ہیں ؎

گفتم این شرط آدمیت نیست مرغ تسبیح خوان دتو خاموش

اور جو کچھ آباد بھی ہیں تو ایسی کہ شرعی اصطلاح میں ان کو آباد نہیں کہا جاسکتا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مسجد کے متعلق فرماتے ہیں

مساجد ھم معمورۃ وھی خراب | اخیر زمانہ کے لوگوں کی مسجدین بظاہر آباد ہونگی مگر در حقیقت ویران

اول توان مین نمازی کم ہین اور جو کچھ ہین تو مسجدیں اُن کی نشستگاہ دچوپال ابی ہوئی ہیں آہ آہ رب العزۃ والجلال کی بارگاہ اور اُس کی یہ توقیر آج خدا کے گھر اُس کے ذکر سے خالی ہین اور دنیا کے تمام دھندے اُن مین موجود ہر قسم کے قصے قضیے وہان طے ہوتے ہین

بازارون کا شور شغب وہان موجود ہے وہ کھانا کھانے کے کمرے بھی ہین اور لیٹنے اور سونے کے لئے آرام گاہین بھی غرض سب کچھ ہے مگر اُس چیز کا قحط ہے جس کے لئے خداوند عالم کی یہ بارگاہیں بناء کی گئی ہین۔

سلف صالحین کی سنت تھی کہ مساجد میں خوشبوئیں لگاتے اور دھونی دیتے تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کے روز مسجد کو صاف کرتے اور خوشبو لگاتے اور خوشبو کی دھونی دیتے تھے۔ مگر آہ آج ہماری مسجدین خوشبو کے بجائے بدبو اور نجاسات سے ملوث ہیں خوشبو کی دھونی کے بجائے اُن میں مٹی کا بدبو دار تیل جلایا جاتا ہے خدا کے مقدس فرشتے ہمارے ہاتھون سے تنگ ہین۔ ہم مسجد مین آتے ہین کہ خو

وہان سے فرشتون کی بددعائیں ... کرتے ہیں کیونکہ جب کوئی شخص مسجد مین دنیا کی باتین شروع کرتا ہے تو فرشتے پہلے کہتے ہین اسکت یا ولی اللہ (اے اللہ کے ولی چپ رہ) پھر اگر وہ چپ نہیں ہوتا اور باتوں میں لگا رہتا ہے تو کہتے ہین اسکت یا بغیض اللہ (اے اللہ کے دشمن چپ رہ) پھر اگر اس سے بھی آگے بڑھتا ہے تو وہ کہتے ہین اسکت لعنۃ اللہ علیک (تجھپر خدا کی لعنت چپ رہ) (کذا فی المدخل لابن حاج)

... امور کو دیکھکر خیال آیا کہ ایک مختصر سا رسالہ آداب مساجد کے متعلق لکھدیا جائے اگرچہ اپنی بے بضاعتی اور کم علمی اور گناہون کی روسیاہی اس میں سدّراہ ہوتی تھی۔ لیکن یہ سوچکر اسکو شروع کرہی دیا کہ شاید کوئی خدا کا نیک بندہ اس سے نفع اٹھائے۔ اُسکے طفیل اور دعا سے اس عاصی ناکارہ کو بھی توفیق عمل ہو جائے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

اور اس لئے ناظرین کرام سے گذارش ہے کہ اس پر عمل کرنے کی خود بھی کوشش کرین اور دوسروں کو بھی سنا کر اس کی طرف متوجہ کرین نیز اس عاجز تباہ کار کو بھی دعاء خیر مین فراموش نکرین اسکے بعد مقصد کو شروع کرتا ہون۔ وما توفیقی الا باللہ رب العلمین ھو حسبی ونعم الوکیل ۔

فضائل مساجد کا بیان

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہین حدیث مین ہے

ان بیوت اللہ تعالیٰ (الی) من زارہ فیھا
منتخب نقلا عن المعجم الکبیر للطبرانی

بیشک زمین میں اللہ کے گھر مساجد ہین اور بیشک اللہ نے ذمہ لیا ہے کہ اس شخص کا اکرام کریگا جو اس کی زیارت کے لئے مساجد مین آئے۔

اس لئے مساجد کی عظمت درحقیقت خداوند عالم کی عظمت ہے اور اُن کی بے ادبی خداوند کبریا وجلال کی بے ادبی والعیاذ باللہ تعالیٰ

تنبیہ مساجد خدائے قدوس کے گھر ہین جیسا کہ حدیث سے ثابت ہوا۔ لیکن اس سے یہ مت سمجھو کہ وہ ... کی چہار دیواری میں اس طرح بیٹھا ہے جیسے ہم اپنے

مکانون میں بیٹھتے ہین بلکہ اسکو ایسا سمجھو جیسے [illegible] جب آئینہ کر دیا جائے تو آفتاب کی خاص تجلی سے وہ خود بھی جگمگا اُٹھتا ہے اور دوسری چیزون کو بھی روشن کرتا ہے حالانکہ اتنا بڑا آفتاب جو زمین سے کئی لاکھ گنا زائد ہے اس چھوٹے سے آئینہ میں کسی طرح نہیں آسکتا اسی طرح (بلا تشبیہ) خدائے قدوس کی خاص تجلی ان گھرون پر ہے جس سے اُن مین انوار الٰہیہ پائے جاتے ہیں اور اُن مین رہنے والون پر اُن کی کرنین پڑتی ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

مسجدین آخرت کے بازار ہین مستدرک حاکم مین حضرت ابو الدرداء رضی اللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المساجد سوق من اسواق الآخرۃ من دخلہا کان ضیف اللہ قراہ المغفرۃ وتحفتہ الکرامۃ (منتخب الکنز)

ترجمہ۔ مسجدین بازار ہین آخرت کے بازارون مین سے جو شخص اُن مین داخل ہو گیا وہ اللہ کا مہمان ہے اسکی مہمانی مغفرت ہے اور اُس کے لئے تحفہ تکریم و تعظیم ہے جس طرح علی الصباح دنیا کے بازار لگتے ہین اور لوگ اپنی اپنی حاجات کے موافق خرید و فروخت مین مشغول ہوتے ہین اسی طرح اُسوقت یہ آخرت کے بازار بھی لگائے جاتے ہین اور خدا کے نیک بندے اُن کی طرف دوڑتے ہین ؎

بوقت صبح جو خورشید منھ دکھاتا ہے جو دل سے پوچھتا ہوں تو کدھر جاتا ہے علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند	کوئی حرم کو کوئی میکدہ کو جاتا ہے تو بھر کے آنکھوں میں آنسو یہ پڑھ سناتا ہے بلا کشان محبت بکوئے یار روند

اور اسی کی تائید کرتی ہے وہ حدیث جس میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقہا او موبقہا۔ (مشکوۃ)

ترجمہ (ہر ایک آدمی جب صبح کو اُٹھتا ہے تو اپنے نفس کا بیچنے والا ہوتا ہے پھر کوئی اسکو (اعمال حسنہ کے عوض مین) آزاد کر لیتا ہے اور کوئی (اپنی بداعمالیون سے) اسکو ہلاک کر ڈالتا ہے دنیا کے بازارون سے اس پنجروزہ دنیوی گھر کا سامان خریدا جاتا ہے اور آخرت کے بازارون میں (مساجد) میں اُس سچے اخروی گھر کا سامان بکتا ہے جس مین ہمیشہ رہنا ہے [illegible] دنیا کے بازارون کی سیر کرنے والو خدا کے لئے کچھ ویران بازار [illegible] سیر کر لو

مساجد جنت کے باغات ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جب تم جنت کے باغات پر گذرو تو اس کے پھل کھاؤ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغات کیا ہیں فرمایا کہ مساجد ہیں پھر عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اُن کے پھل کھانے سے کیا مُراد ہے فرمایا یہ کلمہ پڑھنا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ترمذی)

دنیا کی تمام جگہوں میں سب سے زیادہ پیاری جگہ اللہ کے نزدیک اُس کی مساجد ہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام جگہوں میں بدترین جگہ بازار ہے اور سب میں بہترین جگہ مساجد ہیں

وجہ غالباً یہ ہے کہ پیدائش عالم کا مقصد بحکم قرآن عزیز صرف ذکر اللہ اور اس کی طاعت ہے اسلئے جو جگہیں اس مقصد کو زیادہ ادا کرتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ہیں اور جن جگہوں میں ذکر اللہ کے بجائے غفلت اور طاعت کے بجائے معصیت ہوتی ہے وہ اللہ کے نزدیک بدترین ہیں۔ مساجد چونکہ ذکر اللہ کے لئے بنائی گئی ہیں اسلئے وہ بہترین جگہیں ہیں اور بازار چونکہ عموماً غفلت اور معاصی جھوٹ اور دغابازی اور شور وشغب اور جھگڑوں قصوں کی جگہ ہیں اس لئے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین ہیں،

اور اس لئے صحابہ کرام اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم اگر بازاروں میں جاتے یا وہاں دکان کرتے تھے تو اس کی کوشش کرتے تھے کہ جس وجہ سے بازار اللہ کے نزدیک مبغوض ہیں اسکو اپنے پاس نہ آنے دیں چنانچہ بازاروں میں خرید و فروخت کے وقت بھی اُن کا یہ حال ہوتا تھا کہ ؎ دست بکار و دل بیار

توئی مقصود اگر مشغول غیرم	توئی مطلوب اگر نزدیک دیرم

اُن کی یہ حالت تھی کہ ایک لوہار اگر ہتوڑا اوپر اُٹھائے ہوئے کسی لوہے پر مارا چاہتا ہے مگر درمیان میں اذان کی آواز کان میں پڑ گئی تو فوراً ہتوڑے کو ہاتھ سے رکھکر خدا کے گھر کی طرف دوڑتا ہے اور اس کو بھی گوارا نہیں کرتا کہ اُٹھائے ہوئے ہتوڑے کی ضرب سے کام لے لے یہ واقعہ امام ابوداؤد [illegible] سے نقل کیا ہے) ان کا یہ حال تھا کہ اذان کی آواز

اُن کے بازارون مین سناٹا ڈالدیتی تھی فوراً دکانین بجنسہٖ برابر اور خرید و فروخت کو چھوڑ کر مساجد کیطرف دوڑتے تھے ایسے ہی حضرات کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ — وہ ایسے اچھے لوگ ہین کہ ان کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔

اور چونکہ بازار شر و فساد کی جگہ ہین اس لئے سنت ہے کہ جب بازار جائے تو یہ کلمہ پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

حدیث مین اس کے بڑے بڑے فوائد مذکور ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے کے وقت یہ کلمہ مبارکہ پڑھے اس کے لئے ایک لاکھ ثواب لکھے جاتے ہین اور ایک لاکھ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور ایک لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

بعض صحابہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ وہ کبھی کبھی صرف اس کلمہ کو پڑھنے اور اس کا ثواب عظیم حاصل کرنے کے لئے ہی بازار جایا کرتے تھے۔

سبحان اللہ اُن کے تقوی اور ذکر نے بازاروں کو بھی ان کے لئے مساجد بنا دیا اور اس عظیم الشان نفع اخروی کا باعث کر دیا۔ اور آہ کہ آج ہماری غفلت اور معاصی کے انہماک نے ہماری مساجد کو بھی بازار بنا رکھا ہے وہ دنیا کے بازاروں میں سے بھی آخرت کا سامان ڈہونڈ لاتے تھے اور افسوس کہ ہم آخرت کے بازاروں سے بھی کورے واپس جاتے ہین نہ دین ہی کا متاع ملتا ہے اور نہ دنیا ہی کا بلکہ اس سے بھی زیادہ خسارہ یہ ہے کہ وہاں اپنی رہی سہی گانٹھ کٹوا کر آتے ہین اور حسنات کو بھی وہاں کھو دیتے ہین کیونکہ علامہ ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہین کہ مسجد میں دنیا کی باتین نیکیوں کا اس طرح صفایا کر دیتی ہین جیسے چوپائے گھاس کھا جاتے ہین۔ اللھم اعذنا منہ انہ لاحول ولاقوۃ الا بک

مسجد دنیا کا سب سے پہلا اور سب سے آخری گھر ہے سب سے پہلا ہونا تو قرآن مجید سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا ...

ترجمہ) بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے قائم کیا گیا ہے وہ وہ گھر ہے جو مکہ معظمہ میں ہے برکت اور ہدایت والا یعنی بیت اللہ۔ مفسرین نے نقل کیا ہے کہ زمین کی پیدائش کی ابتدا بھی اسی جگہ سے ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کا سب سے پہلا گھر کعبہ مشرفہ ہے جو کہ مسجد بلکہ تمام دنیا کی مسجدوں کی اصل ہے اور مساجد کا سب سے آخر تک رہنا ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے منتخب کنز العمال میں اوسط اوسط طرانی سے روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تذهب الارضون کلها یوم القیامة الا المساجد فانها ینضم بعضها الی بعض

ترجمہ) قیامت کے دن ساری زمینیں جاتی رہیں گی سوا مساجد کے کہ وہ سب آپس میں ملجائیں گی اور ایک جگہ جمع ہو جائیں گی

اور ظاہر یہ ہے کہ سب ملکر کعبہ مکرمہ اور مسجد حرام کے ساتھ جمع ہوں گی کیونکہ وہ ہی سب مسجدوں کی اصل ہے اور بعض احادیث میں ہے کہ پھر سب مسجدیں ملکر جنت میں چلی جائیں گی حاصل یہ ہے کہ زمین اور اس کے تمام گھروں میں سب سے پہلا گھر مسجد ثابت ہوئی اور پھر جبکہ قیامت کے دن زمینوں کے ٹکڑے اڑ جائیں گے اور تمام گھر مسمار ہو جائیں گے اور پہاڑ روئی دھنی ہوئی کی طرح اُڑتے پھریں گے اسوقت بھی مساجد باقی رہیں گی اور جنت میں چلی جائیں گی واللہ تعالیٰ اعلم بما ہو کائن

مسجد کے پڑوس کی فضیلت حدیث میں ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گھر مسجد سے قریب ہو اس گھر کی فضیلت اس گھر پر جو مسجد سے دور ہو اتنی ہے جتنی ایک مجاہد غازی کی فضیلت ایک غیر مجاہد پر (مسلم عن ابی ہریرۃ عن جبیر بن مطعم والطرانی)

لیکن اس فضیلت کا یہ مقصد نہیں کہ جن لوگوں کے مکان مسجد سے دور ہوں وہ انہیں چھوڑ دیں کیونکہ یہ مسئلہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہو چکا ہے آپ نے مسجد کے دور رہنے والے حضرات کو بھی یہی حکم دیا کہ اپنے اپنے مکانات میں رہو ان کو چھوڑ کر مسجد کے قریب گھر بنانے کی ضرورت نہیں کیونکہ مسجد کی طرف جتنی زیادہ دور سے چلکر آؤ گے اتنا ہی زیادہ ثواب پاؤ[illegible]

جس کا مفصل واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی کے قریب ایک قطعہ زمین کا خالی ہوا تو قبیلہ بنو سلمہ نے جن کے مکانات مسجد سے دور تھے ارادہ کیا کہ اس کو خرید کر وہان اپنے مکانات بنالیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپنے اُن سے پوچھا کہ کیا تمہارا یہ ارادہ ہے کہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر مسجد کے قریب آجاؤ۔ انہون نے اقرار کیا آپنے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھرون میں رہو (جب تم مسجد کی طرف آؤگے) تو تمہارے قدم نیکیون میں لکھے جائین گے (جتنے زیادہ قدم پڑین گے اوتنی ہی نیکیان زیادہ ملین گی۔

غرض یہ ہے کہ جس کا گھر مسجد کے قریب ہو وہ اُس پر خدا کا شکر کرے کہ اُسکو اللہ نے یہ فضیلت دی ہے اور جس کا مکان دور ہو وہ اسکو نہ چھوڑے بلکہ دوسری صورت سے ثواب حاصل کرے یعنی کثرت اقدام سے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مسجد بنانیکا ثواب

حدیث مین ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے (بخاری و مسلم عن عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

نیز مسجد ایک صدقہ جاریہ ہے جب تک اُس مین لوگ نماز پڑھتے رہینگے اُسکو ثواب پہونچتا رہیگا۔ احادیث مین مسجد بنانے کے بڑے بڑے فضائل ہین لیکن یہ ضروری نہین کہ بے ضرورت بھی مسجدین بنائی جائین اگرچہ صدقات کے دوسرے مصارف مال کے محتاج ہون اور مساکین پریشان ہون جیسا کہ آج کل بعض لوگون کو دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی صدقہ کرنا چاہتے ہیں تو اُسکو مسجد ہی مین لگانا چاہتے ہین اگرچہ مسجد میں اُسکی ضرورت بھی نہ ہو بلکہ انسان کو ضرورت کے مواقع دیکھنے چاہئین۔ خیرات اور صدقات کی جس مد میں زیادہ ضرورت دیکھے اس مین صرف کرے اگر شہر مین غرباء اور مساکین زیادہ محتاج ہین تو ان میں تقسیم کرنا اولیٰ ہے۔ اور اگر محلہ میں مسجد نہین تو اس مین مسجد بنوانا اولیٰ ہے اور اگر کسی شہر مین مدارس اسلامیہ مین مال کی زیادہ ضرورت ہے تو اس مین صرف کرنا اولیٰ ہے بہرحال مصارف مین سب سے [illegible] ضرورت اور

اور حاجت ہے اور پھر دوسرے درجات

گھرون مین مسجدین بنانا سنت ہے کہ اپنے گھر میں کوئی جگہ خاص نماز کے لئے کر لی جائے اور اسکو پاک وصاف رکھا جاوے اور اس مین خوشبو وغیرہ لگائی جائے۔ حدیث مین اس جگہ کے لئے مسجد ہی کا لفظ بولا گیا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھرون مین مسجدین بنانے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ان کو صاف رکھا جائے اور اُن مین خوشبو لگائی جائے (رواہ ابو داؤد والترمذی)

اگرچہ ان جگھوں مین نماز پڑھنے کی عام اجازت نہونے کی وجہ سے یہ بالکل مسجد کے حکم مین نہیں لیکن تاہم حدیث مین ان کو بھی مسجد کہا گیا ہے۔ نیز عورتین اگر اعتکاف کرنا چاہیں تو اسی گھر کی مسجد مین کر سکتی ہین

خلاصۃ الفتاویٰ مین ہے ہر مسلمان کے لئے مستحب ہے کہ اپنے گھر مین ایک مسجد بنائے جس مین سنتین اور نوافل پڑھا کرے لیکن اُس کے واسطے بالکل مسجد کا حکم نہیں مثلاً عورتیں بحالت حیض اُس مین داخل ہو سکتی ہین بخلاف مساجد کے کہ اُن میں داخل ہونا جائز نہیں۔

خلاصہ صـ ۲۲ جلد نمبر ۱

مسجد میں نقش و نگار وغیرہ بیضرورت چیزین بنانا

مسئلہ مسجد کی دیواروں اور فرش مین رنگ برنگ کے بیل بوٹے نکالنا جو نماز مین خیال کو منتشر کرتے ہون مکروہ ہے اور بالخصوص محراب مین اور قبلہ کی دیوار مین زیادہ مکروہ ہے (شامی اور خلاصۃ الفتاویٰ)

حدیث مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی قوم کا کام بگڑتا ہے تو وہ اپنی مسجدون کو نقش ونقوش اور بیل بوٹوں سے آراستہ کرنے لگتے ہین (ابن ماجہ)

اور حضرت الو[illegible] ...اوی ہین کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

تم اپنی مساجد کو مزین کرنے لگو (جو کہ نماز مین مخل ہو) اور اپنے قرآنون کو ایسا آراستہ کرو (جو حضور قلب میں خلل انداز ہو) تو سمجھ لو کہ یہ تمہاری ہلاکت کا وقت ہے (منتخب الکنز)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مساجد کی تزیین مفرط کو یہود و نصاری کا دستور فرماتے ہین اور اس سے ناراضی کے لہجہ مین پیشین گوئی فرماتے ہین

تم مساجد کو مزین کرو گے جیسا کہ یہود و نصاری نے کیا (ابوداؤد)

لیکن یہ یاد رہے کہ صفائی اور چیز ہے اور تزیین اور گل کاری اور شئی۔ مساجد کی صفائی سنت ہے اور ضروری چیز ہے جسکا ذکر انشاء اللہ تعالی عنقریب آئے گا اور بیجد زینت اور گلکاریاں مکروہ و مذموم

البتہ اگر لکڑی یا گچھ اور چونے وغیرہ کے کچھ نقش بنائے جائین تو مضائقہ نہیں لیکن اسکا بھی ترک کرنا اولی ہے۔ اور خلاصۃ الفتاوی میں ہے کہ ان جائز بیل بوٹون میں بھی روپیہ صرف کرنے سے اولی یہ ہے کہ اُسکو فقراء اور مساکین پر صرف کیا جائے

مسئلہ یہ سب چونے اور گچھ وغیرہ کے بیل بوٹے بنوانا بھی اس وقت درست ہے کہ بنوانے والا ان کو اپنے مال سے بنوا رہا ہو۔ لیکن اگر وقف یا چندہ سے مسجد بنائی جاتی ہو تو جب تک وقف کرنے والا یا چندہ دینے والے اسکی اجازت نہ دین اسوقت تک ہرگز جائز نہیں اور اگر مہتمم مسجد نے بلا اجازت چندہ یا وقف کا روپیہ جائز نقش و نقوش مین صرف کیا تو وہ اس روپیہ کا ذمہ دار ہوگا

مساجد کے درجات

مساجد مین سب سے بڑا رتبہ مسجد حرم کا ہے کیونکہ وہ ہی سب مسجدون کا قبلہ اور اصل اصول ہے جو شخص اس میں ایک نماز پڑھتا ہے اسکو ایک لاکھ نمازون کا ثواب ملتا ہے پھر اُس کے بعد مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہین کہ اُن مین ایک نماز پڑھنے والیکو پچاس ہزار نمازون کا ثواب دیا جاتا ہے پھر اُن کے بعد شہر کی جامع مسجد ہے کہ اُس مین ایک نماز پر پانسو نمازون کا ثواب ہے اور پھر محلہ کی مسجد ہے اُس [illegible] پچیس نمازون کی

برابر دیا جاتا ہے یہ تفصیل لیسنہ حدیث مین حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے (مشکوۃ عن ابن ماجہ)

لیکن محلہ والون کے لئے محلہ کی مسجد کی نماز پڑھنا بہ نسبت جامع مسجد کے افضل (واولیٰ) ہے۔ سلف صالحین صحابہ وتابعین کا تعامل اس پر شاہد ہے کہ سب پنجگانہ نمازین اپنے اپنے محلہ کی مسجد مین پڑھتے تھے اُن کو چھوڑ کر جامع مسجد مین نہ جاتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ عام لوگون کے لئے یہ فضیلت صرف نماز جمعہ کی ساتھ مخصوص ہے البتہ اہل محلہ کے لئے پنجگانہ نمازون مین بھی پانسو نماز کا ثواب ہوگا۔

اسی لئے الاشباہ والنظائر مین ہے یعنی محلہ کی مسجد (اہل محلہ کے لئے) جامع مسجد سے افضل ہے مگر جبکہ جامع مسجد کا امام عالم ہو تو پھر جامع ہی افضل ہے (اشباہ صہ ۱۹۵)

مسئلہ۔ دُکان دارون کے لئے رات کے وقت محلہ کی مسجد وہی ہے جو اُن کے مکان کے قریب ہے اور دن کو جو مسجد اُن کی دکان کے قریب ہو وہ ہی محلہ کی مسجد سمجھی جائیگی (کذافی الاشباہ صہ ۱۹۵)

فائدہ۔ بظاہر ملازمت پیشہ لوگون کے لئے بھی یہی حکم ہوگا۔ یعنی دن مین جو مسجد ملازمت کی جگہ سے قریب ہو وہ محلہ کی مسجد کے حکم مین ہے اور رات کے کو گھر کے قریب کی والله تعالیٰ اعلم بالصواب

مسئلہ شرح اشباہ ونظائر وغیرہ مین ہے کہ طالب علم کے لئے اپنے اُستاد کی مسجد محلہ کی مسجد سے زیادہ افضل ہے تاکہ تعلیم مین امداد ملے

مساجد کی صفائی کا بیان

حدیث مین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ مسجدون کو صاف رکھا جائے اور ان مین خوشبوئین لگائی جائین (مشکوۃ عن جامع الترمذی وسنن ابی داؤد)

آج کل جیساکہ عموماً ہر کام مین افراط وتفریط کا دور دورہ ہے۔ مساجد کی صفائی مین بھی یہی آفت پیش آئی ہے۔ کہین تو صفائی مین حد سے بڑھکر اسکو تزخرف اور تزئین کی

حد تک پھونچا دیا گیا۔ مسجد بن طرح طرح کی گلکاریوں سے آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہیں جو کہ مکروہ ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ اور کہیں یہاں تک بے پروائی اور غفلت سے کام لیا گیا ہے کہ العیاذ باللہ مسجدوں میں کوڑیاں لگی ہوئی ہیں جالے تنے ہوئے ہیں۔ گرد وغبار سے آلودہ ہیں۔ دیواریں اور زمین تیل کے بدنما دھبوں سے خراب ہیں جو یقیناً مساجد کی بے حرمتی ہے اور کسی طرح جائز نہیں

حدیث میں ہے کہ ملائکہ کو بھی ان تمام چیزوں سے ایذا پھونچتی ہے جن سے آدمیوں کو ایذا پھونچتی ہے تو جب ایک انسان اپنے مکان کو اس طرح کوڑے کباڑ سے آلودہ دیکھنا نہیں چاہتا تو ملائکۃ اللہ باوجود لطافت طبع کے کب اس کو پسند کر سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی صفائی کا خود اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مساجد میں چھڑکاؤ کیا جاتا تھا۔ اور جھاڑو دی جاتی تھی (مصنف ابن ابی شیبہ قلمی جلد ا صفحہ ۲۶۶)

اور حضرت یعقوب ابن زید سے روایت ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتبع غبار المسجد بجریدۃ (مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے غبار کو کھجور کی ٹہنی سے صاف کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ قلمی صفحہ ۲۶۶ جلد ا) اور حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھوڑے پر سوار ہو کر مسجد قبا میں تشریف لے گئے اُس میں نماز پڑھی۔ پھر فرمایا، اے یرقا (کسی شخص کا نام ہے) مجھے ایک کھجور کی ٹہنی لا دو اُس نے لاکر دیدی آپنے ایک کپڑے سے اپنی کمر باندھی اور تمام مسجد میں جھاڑو دی (مصنف ابن ابی شیبہ قلمی صفحہ ۲۶۶ جلد ا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کے اعمال کے ثواب سب میرے سامنے پیش کئے گئے یہاں تک کہ ایک تنکا جس کو کسی شخص نے مسجد سے نکال دیا ہو اُس کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میرے سامنے اُمت کے گناہ بھی سب پیش کئے گئے۔ پس میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں دیکھا کہ ایک آدمی

قرآن مجید کی کوئی سورة یا آیت یاد کر کے پھر بھول جائے (مشکوۃ از ابو داؤد و ترمذی)
اور حدیث مین ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی جب اس کا انتقال ہوا تو چونکہ رات کا وقت تھا صحابہ نے یہ سمجھ کر کہ اگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی گئی تو آپ تشریف لائیں گے اور اندھیرے میں آپکو تکلیف ہوگی اُسکو خود ہی نماز پڑھ کر دفن کر دیا اور آپ کو اُس وقت اطلاع نہین کی جب صبح کو آپ کو اطلاع ہوئی تو فرمایا۔

اذا مات لکم میت فاذنونی انی رأیتھا فی الجنة لما کانت تلقط من القذاء فی المسجد (منتخب الکنز عن المعجم الکبیر للطبرانی)

جب تم مین سے کسی کا انتقال ہو تو مجھے خبر کر دیا کرو مین نے اس عورت کو جنت مین دیکھا ہے اسلئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کباڑ اٹھا دیتی تھی۔

مسئلہ مسجد مین تھوکنا ناجائز ہے۔ حدیث مین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے البزاق فی المسجد خطیئة

اور حدیث مین ہے کہ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من بزق (الی) بین عینه (ترجمہ) جو شخص مسجد کے جانب قبلہ مین تھوکتا ہے اور پھر دفن (یا صاف) نہین کرتا تو وہ قیامت کے دن سخت گرم ہو کر آئیگا یہان تک کہ اُس کے ماتھے پر آکر گریگا (منتخب الکنز)

مسئلہ مسجد مین لہسن اور پیاز اور مولی لانا یا اسکو کھا کر مسجد مین داخل ہونا ناجائز ہے (در مختار و طریقہ محمدیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا من اکل ھذہ الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتأذی مما یتأذی منه الانس (بخاری و مسلم)

ترجمہ: جو شخص کہ بدبودار درخت (یعنی پیاز) کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اسلئے کہ فرشتون کو بھی اُن تمام چیزوں سے ایذا پہونچتی ہے جن سے انسانون کو ایذا ہوتی ہے

مراد یہ ہے کہ جب تک اُس کی بدبو منھ سے نہ جائے اُس وقت تک مسجد مین نہ داخل ہو اور یہی حکم ہے ہر بدبودار چیز کا جیسے حقہ اور سگریٹ اور لہسن وغیرہ کا جیسا کہ فقہ کی معتبر کتابون مین لکھا ہے۔ اور طریقہ محمدیہ مین مولی کو بھی اسی حکم مین داخل کیا ہے

تنبیہ۔ حقہ سگریٹ پینے والے کثرت سے اس مین غفلت کرتے ہین کہ اُن کو ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہئے

فائدہ اس حدیث مین اگرچہ صراحۃً تو فقط کھانے کی چیز کا ذکر ہے لیکن چونکہ اخیر مین اُس کی دلیل بھی یہ ذکر فرمائی ہے کہ فرشتون کو بھی اُن چیزون سے ایذا ہوتی ہے جیسے انسانون کو ہوتی ہے اس لئے معلوم ہوا کہ یہ حکم فقط کھانے کی چیزون میں منحصر نہیں بلکہ تمام استعمال کی چیزون کا بھی حکم ہے

مسئلہ۔ اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے کپڑون میں پسینہ وغیرہ کی بدبو ہے تو اسکو بھی اس وقت تک مسجد مین جانا نہ چاہیے جب تک کہ اس بدبو کو کسی طرح زائل نہ کرے

مسئلہ اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ مٹی کا تیل مسجد میں جلانا جائز نہیں

مسجد مین خوشبو کی دہونی دینا

مسجد مین لوبان عود وغیرہ کی دہونی دینا۔ اگر کی بتیان جلانا سنت ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہمیشہ دستور رہا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنبوا مساجدکم (الی) جمروھا فی الجمع (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ۔ اپنی مسجد سے بچّون اور پاگلون کو علیحدہ رکھو اور اُن کو اپنی خرید و فروخت اور جھگڑون اور شور سے پاک رکھو اور سزا دینے اور تلوار کھینچنے سے بھی پاک رکھو اور اُن کے دروازون پر وضو خانہ بناؤ۔ اور اُن کو ہر جمعہ کے دن خوشبو کی دہونی دیا کرو

اس طویل حدیث مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ بہت سے ارشادات کے ایک یہ بھی حکم فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن مساجد کو خوشبو کی دہونی دیا کرو۔

چنانچہ ابن ابی شیبہ نے بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ نقل کیا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کے روز مسجد میں دہونی دیتے تھے

افسوس کہ آج یہ سنت بالکل چھوٹ گئی ہے لوگ مساجد کے اندر طرح طرح کی مکروہ تکلفات کرتے ہین مگر اس سنت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ آج یہ سنت بالکل مر چکی ہی جو شخص اسکو زندہ کرے گا تو جب تک لوگ اس پر عمل کرتے رہین گے اسکو ثواب ملتا رہے گا کیونکہ حدیث مین ہے

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری امت کے فاسد ہونے کے بعد میری سنت پر عمل کرتا ہے اسکو سو شہیدوں کا ثواب ملیگا

مسجد کی طرف جانیکے آداب اور اُس کا ثواب

تمام دنیا کے شاہی درباروں اور عدالتوان کے خاص خاص آداب مقرر ہوتے ہین جن کو ہر شخص جانتا ہے چونکہ مسجد تمام بادشاہوں کے پیدا کرنے والے کا عظیم الشان دربار ہی اسلیئے اُس کے بھی کچھ آداب ہین جو اس دربار کے ناظم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو سکھائے ہین۔ ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ اُن کو معلوم کرے اور اُن کے موافق چلنے کی کوشش کرے اور وہ آداب یہ ہین۔ جب کوئی مسجد مین جانا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ پہلے اچھی طرح طہارت اور وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف چلے کیونکہ حدیث مین ہے من خرج من بیتہ (الی) فاجرہ کاجر المعتمر۔ مشکوۃ عن ابوداؤد

ترجمہ۔ جو شخص اپنے گھر سے پاک صاف ہو کر فرض نماز کے لئے نکلا تو اُس کا ثواب ایک حج کرنے والے کی برابر ہے جو احرام باندھکر چلا ہو۔ اور جو شخص چاشت کی نماز کے لئے پاک ہوکر مسجد کو جاتا ہے تو اس کا ثواب ایک عمرہ کرنے والے کی برابر ہے بشرطیکہ اسکی غرض مسجد مین جانے سے اس نماز کے سوا کچھ نہ ہو۔ کیونکہ ایک دوسری حدیث مین ہے۔ من اتی المسجد لشئی فھو حظہ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ جو شخص مسجد مین جس کام کے لئے آتا ہے وہی اُس کا حصہ ہے یعنی جو نماز یا ذکر اللہ کے لئے مسجد مین حاضر ہوتا ہے تو اسکو وہی ملتا ہے اور اگر کسی دنیوی غرض یا باتون کے لئے جاتا ہے تو نیکیون میں اس کا حصہ نہیں بلکہ اس کا حصہ صرف وہی کام جس کے لئے مسجد مین آیا ہے

اور حضرت عقبۃ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کا اعمال نامہ لکھنے والا فرشتہ اُس کے ہر قدم پر دس نیکیان لکھتا ہے (منتخب الکنز)

اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز کے لئے مسجد کو جاتا تھا تو آپ آہستہ آہستہ قریب قریب قدم رکھتے تھے (منتخب الکنز عن الطبرانی)

نیز حضرت ابو امامہ (صحابی) نے ایک مرتبہ لوگون سے خطاب کر کے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین (مسجد میں جانے کے وقت) چھوٹے چھوٹے قدم کیون رکھتا ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ بندہ جب تک نماز کی طلب اور تیاری مین رہتا ہے نماز ہی کے حکم مین سمجھا جاتا ہے (منتخب الکنز از مستدرک حاکم و معجم کبیر للطبرانی وغیرہ)

اور حدیث مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ ثواب نماز مین اس شخص کے لئے ہے جو زیادہ دور سے چلکر آتا ہے (مشکوۃ)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث گذر چکی ہے جس مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلمہ سے فرمایا ہے۔ اے سلمہ اپنے پہلے ہی گھروں میں رہو تمہارے قدم نیکیوں میں لکھے جائین گے (مسلم)

لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ مسجد کے قریب رہنے کی کوئی فضیلت نہیں جیسا کہ مسجد کے پڑوس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا جاچکا ہے بلکہ ثواب حاصل کرنے کے مختلف درجات اور مختلف صورتین قریب رہنے والے قرب سے نفع اُٹھائین اور دور رہنے والے کثرت اقدام سے اپنی نیکیان بڑھائین۔

ارحم الراحمین کی رحمت کا دروازہ ہر شخص کے لئے ہر وقت کھلا ہوا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد کی نماز جماعت کے ساتھ بہ نسبت گھر یا دکان مین تنہا نماز پڑھنے کے پچیس گُنا زیادہ ثواب رکھتی ہے اور یہ زیادتی اسلئے ہے کہ مرد جب وضوء کرتا ہے اور وضوء کو اچھی طرح تمام مسنون اور مستحبات کے ساتھ کرتا ہے پھر مسجد ہی کیطرف نکلتا ہے اور صرف نماز ہی کیلئے نکلتا ہے (نہ کسی دنیوی کام کیلئے) پس جب وہ قدم اٹھاتا ہے تو ہر ایک قدم کے بدلے مین اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک خطاء معاف کی جاتی ہے۔ پس جب نماز پڑھتا ہے تو جب تک وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے فرشتے اُس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہین کہ اے اللہ اس پر رحم کر اے اللہ اسپر رحم کر اور ایک روایت مین ہے کہ فرشتے اپنی دعا مین یہ بھی کہتے ہین کہ اے اللہ اسکو بخشدے اے اللہ اسکی توبہ قبول کرلے جب تک کہ وہ اس میں کسیکو تکلیف و ایذاء نہ پہونچائے اور وضو نہ توڑے (مشکوۃ عن الصحیحین بخاری ومسلم)

فائدہ جس وقت مسجد میں جانے کے لئے گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّ لَا سُمْعَۃً خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَ ابْتِغَآءَ رِضَاکَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُنْقِذَنِیْ مِنَ النَّارِ وان تغفرلی ذنوبی (رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ مرفوعًا)

مسئلہ مسجد مین جانے کے وقت وقار اور سکون کے ساتھ چلنا چاہیئے دوڑنا نہ چاہیئے۔ حدیث مین ہے جب مسجد کے دروازہ پر پہونچے تو یہ دعاء پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ واغفرلی۔

ترجمہ - اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے اور مجھے بخشدے اسکے بعد نہایت ادب کے ساتھ مسجد میں داخل ہو

حکایت بعض بزرگان سلف سے نقل کیا جاتا ہے کہ جب وہ مسجد کے دروازے پر پہونچتے تھے تو بوجہ خوف کے اُن کا رنگ زرد پڑجاتا تھا لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ لوگ جب دنیا کے کسی حاکم کے دربار مین جاتے ہین تو اُن پر اس کا رعب چھا جاتا ہے اور

ڈرتے ہین کہ کوئی بات عدالت کے آداب اور حاکم کی شان کے خلاف نہ ہوجائے تو کیا ہیں احکم الحاکمین کے دربار کی اتنی بھی وقعت نکرون جتنی ایک ادنی حاکم کی کیجاتی ہے اس خوف سے میرا رنگ زرد ہوجاتا ہے کہ کہین اس دربار کی شان کے خلاف کوئی بات صادر نہ ہوجائے

پھر جب مسجد مین داخل ہو تو مستحب ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتین پڑھے جسکو تحیۃ المسجد کہتے ہین۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم فرمائی ہے (مشکوۃ عن الصحیحین)

مسئلہ لیکن یہ تحیۃ المسجد صرف ظہر عصر عشاء مین مستحب ہے۔ فجر کی نماز سے پہلے بھی سوائے سنت فجر کے اور کوئی نفل نہ پڑھنا چاہیئے اور مغرب کی نماز سے پہلے بھی کوئی نفل پڑھنا مستحب نہیں ہے

مسئلہ جو شخص کثرت سے مسجد مین آتا جاتا رہتا ہو تو اُس کے لئے ہر روز صرف ایک مرتبہ دو رکعتین پڑھ لینا تحیۃ المسجد کے لئے کافی ہے (اشباہ ص۵۵۹)

اُن کامون کا بیان جو مسجد مین ناجائز یا مکروہ ہین

مسئلہ جس شخص کو غسل کی حاجت ہو اسکو مسجد مین داخل ہونا حرام ہے اور اسی طرح حائضہ اور نفاس والی عورت کے لئے بھی مسجد مین داخل ہونا حرام ہے (درمختار واشباہ وہدایہ وغیرہ)

لیکن عیدگاہ اور مدرسہ اور خانقاہ وغیرہ اس بارہ مین مسجد کے حکم میں نہیں ہے (درمختار ص۳۲)

مسئلہ مسجد مین نجاست کا داخل کرنا جائز نہیں اور اسی لئے ناپاک تیل کو مسجد مین جلانا جائز نہین اگرچہ مسجد سے باہر اُس کا جلانا جائز ہے

مسئلہ مسجد مین بچون اور پاگلون کو داخل کرنا حرام ہے اگر ان کی نجاست کا گمان غالب ہو ورنہ مکروہ ہے (اشباہ والنظائر)

حدیث مین ہے جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم۔ یعنی اپنی مسجدون سے بچو اور پاگلون کو دور رکھو

مسئلہ مسجد مین میت کا داخل کرنا ناجائز ہے اور اُس میں نماز جنازہ پڑہنا مکروہ ہے البتہ جو چبوترہ مسجد کے صحن وغیرہ مین اسی کام کے لئے بنایا گیا ہو اُس مین نماز جنازہ مکروہ نہیں اور وہ فناءِ مسجد کے حکم مین ہے (اشباہ ودرمختار وغیرہ)

مسئلہ جوں کو مار کر مسجد مین ڈالدینا مکروہ ہے اور یہی حکم کھٹمل کا بھی ہونا چاہئے واللہ اعلم

مسئلہ مسجد مین پیشاب کرنا حرام ہے اگرچہ کسی برتن میں لیا جائے۔ اسی طرح مسجد مین فصد لینا بھی حرام ہے اگرچہ خون برتن میں جمع کیا جائے

مسئلہ مسجد کے اجزاء میں سے کوئی چیز اینٹ یا چونا وغیرہ لینا بھی ناجائز ہے اسی طرح مسجد کے فرش کی مٹی لینا بھی ناجائز ہے البتہ اگر ایک جگہ ڈھیر لگا ہوا ہو یا تھوڑی سی بغرض تبرک لے لے تو جائز ہے اور یہی حکم کعبہ شریف کی مٹی کا ہے (اشباہ والنظائر)

لیکن یہ سب اس وقت ہے کہ جب فرش مسجد پختہ اینٹوں یا پتھر کا نہو۔ اور اگر فرش پختہ ہو تو پھر وہان سے مٹی اٹھانا مسجد کی صفائی میں داخل اور عین ثواب ہے (کذا فی حاشیۃ الاشباہ للحموی)

مسئلہ مسجد مین تھوکنا بھی حرام ہے اس کا مفصل بیان صفائی مسجد کے تحت مین

مسئلہ مسجد مین وضوء کرنا اور کلی کرنا بھی ناجائز ہے اگرچہ مستعمل پانی کسی برتن میں جمع کرتا رہے (بدائع وحاشیہ اشباہ)

مسئلہ البتہ معتکف کے لئے جائز ہے کہ مسجد میں وضوء کرے یا پیر دہوے اور مستعمل پانی کسی برتن میں جمع کرتا رہے اس طرح کہ مستعمل پانی مسجد میں نہ گرے ورنہ اُس کے لئے بھی جائز نہیں۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ مسجد مین کنواں کھودنا ناجائز ہے البتہ اگر پہلا کھدا ہوا ہو تو اسکو باقی رکھا جاسکتا ہے (اشباہ)

مسئلہ اگر مسجد کے دو دروازے ہوں تو ایک سے داخل ہو کر دوسرے سے گذر جانا اور مسجد کو گذرگاہ (راستہ) بنانا ناجائز ہے البتہ اگر کسی عذر سے کبھی اتفاقاً مسجد میں سے گذر گیا تو مضائقہ نہیں لیکن اس کی عادت ڈالنا ناجائز ہے اور وہ شخص جو ایسا کرے

فاسق ہے (اشباہ والنظائر وقنیۃ الفتاوی)

مسئلہ - مسجد میں درخت بونا بھی ناجائز ہے البتہ اگر سیلابی اور تری کو دور کرنے کیلئے درخت لگائے جائیں تو مضائقہ نہیں (اشباہ)

مسئلہ - مسجد میں دست کاری کرنا بھی ناجائز ہے مثلاً کپڑا سینا - ٹوپی وغیرہ بننا زیور کا جڑنا وغیرہ غرض ہر قسم کی دستکاری مسجد مین ممنوع ہے یہانتک کہ حدیث وتفسیر اور فقہ کے مسائل بھی اُجرت پر لکھنا مسجد مین ناجائز ہے

مسئلہ بچوں کو قرآن شریف وغیرہ اجرت لیکر مسجد میں پڑھانا باتفاق ناجائز ہے اور بلا اجرت محض ثواب کے لئے بعض فقہاء نے اجازت دی ہے (کذا فی الاشباہ)

لیکن بعض فقہاء اسکو بھی جائز نہیں سمجھتے کیونکہ بحکم حدیث مسجد میں بچوں کا داخل کرنا ہی ناجائز ہے (کذا فی حاشیۃ الاشباہ عن التمرتاشی)

مسئلہ البتہ اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھکر اسلئے دستکاری کرتا ہے کہ مسجد کی حفاظت کرے اور حفاظت مسجد کی اسکے علاوہ صورت نہ ہو تو پھر مضائقہ نہیں (اشباہ)

مسئلہ - کسی مصیبت کی وجہ سے مسجد مین بیٹھنا مکروہ ہے (اشباہ) اس مسئلہ کی تفصیل ضمیمہ رسالہ ہذا یعنی آداب المساجد میں ملاحظہ فرمائی جائے

مسئلہ - مسجد مین عقد نکاح مستحب ہے اس مسئلہ کی مزید تفصیل ضمیمہ مین دیکھئے -

مسئلہ - مسجد مین جماع کرنا اور پاخانہ پھرنا اگرچہ کسی برتن مین ہو حرام ہے اور مسجد کی چھت بھی ان تمام احکام مین مسجد ہی کے حکم مین ہے اسلئے کہ جس زمین پر مسجد ہے اس کا بالائی حصہ آسمان تک اُسی حکم مین رکھا گیا ہے - البتہ اگر بوقت بناء مسجد اُس کا بالائی حصہ یا تحتانی حصہ تہ خانہ یا دکان کے لئے مسجد سے مستثنیٰ کر لیا گیا ہو وہ مسجد کے حکم مین نہ ہوگا - یہ استثناء اس وقت جائز ہوگا جبکہ اُس کی آمدنی مسجد پر وقف ہو (کما سیأتی)

مسئلہ جس شخص نے کوئی بدبودار چیز کھائی ہو اسکو مسجد میں داخل ہونا اسوقت تک جائز نہیں جب تک بدبو اپنے منھ سے دور نہ کرے -

حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجدون سے الگ رہے اسلئے کہ جن چیزون سے انسانوں کو ایذا ہوتی ہے فرشتون کو بھی اُنسے تکلیف پھونچتی ہے جیسا کہ صفائی مسجد کے بیان میں گذر چکا ہے

طبرانی کی روایت میں مولی کو بھی لہسن اور پیاز کی ساتھ شمار کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جس شخص کے منھ میں پیاز وغیرہ کی بدبو پائی جاتی تھی اُس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر نکالدیا جاتا تھا۔ (حاشیہ اشباہ)

فائدہ۔ علامہ ابن قیم رح نے طب نبوی میں لکھا ہے کہ جو شخص مولی کھانے کے وقت شروع ہی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو منھ مین اس شخص کے بدبو پیدا نہوگی......

مسئلہ جو آدمی گندہ دہن اس کا حکم بھی ایسا ہی ہے جیسے لہسن پیاز کھانے والیکا

مسئلہ گندہ دہن اور لہسن و پیاز کھانے والے آدمی کو دوسرے نمازی اپنے پاس کھڑے ہونے سے منع کر سکتے ہین

مسئلہ حقہ سگریٹ پینے والے اور تمباکو کھانے والے کا بھی تمام چیزون میں یہی حکم ہے جب تک تمباکو کی بدبو منھ سے دور نہ کرے مسجد مین داخل ہونا جائز نہین

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مسئلہ اُس آدمی کو جو جذام (کوڑھ) مین مبتلا ہو مسجد کے گھڑون اور پیالون سے پانی پینے سے منع کیا جاسکتا ہے۔ حاشیہ اشباہ)

مسئلہ جس شخص کے کپڑون مین پسینہ کی بدبو ہو یا اور کسی چیز کی بدبو ہو جلیسے تیلیون اور موچیون کے کپڑون میں ہوتی ہے تو اس کا حکم بھی بعینہ وہ ہے جو لہسن اور پیاز کھانے والون کا ہے جب تک بدبودار کپڑے علیحدہ نہ کرین مسجد مین داخل ہونا جائز نہین

امام مالک نے فرمایا ہے کہ تیلی اور موچی اگر اُن کے کپڑے صاف نہو تو صف اول مین کھڑے نہ ہون بلکہ آخر صف میں کھڑے ہون (حاشیہ اشباہ للحموی)

مسئلہ۔ موذی آدمی اور جانورون کو مسجد سے روکا جاسکتا ہے

مسئلہ مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑہنا مکروہ ہے (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ اگر جنازہ مسجد سے باہر ہو اور جماعت مسجد کے اندر پڑھی جائے تو یہ بھی مکروہ ہے لیکن بضرورت کیا جائے تو جائز ہے (اس مسئلہ کی مزید تفصیل ضمیمہ میں ملاحظہ فرمائیں)

مسئلہ مسجد مین خرید و فروخت اور جملہ عقود (معاملات) نکاح کے علاوہ ناجائز ہین البتہ معتکف کے لئے بقدر حاجت جائز ہے بشرطیکہ سامان فروخت مسجد مین داخل نکرے

مسئلہ گم شدہ چیز کے لئے مسجد مین اعلان کرکے تلاش کرنا بھی ناجائز ہے البتہ اگر مسجد ہی مین کوئی چیز گم ہوئی ہو تو اس کو وہان لوگون سے دریافت کر سکتا ہے

مسئلہ مسجد مین اشعار پڑہنا اور کہانا کہانا اور سونا جائز نہیں البتہ اگر اشعار نصیحت و وعظ کے ہون یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح یا حقانیت اسلام کے متعلق ہون تو ان کو مسجد مین پڑہنا اس شرط پر جائز ہے کہ نمازیون اور ذکر و شغل کرنے والون کو اس سے تشویش نہو

مسئلہ مسافر اور معتکف کے لئے مسجد مین کہانا اور سونا جائز ہے (اشباہ)

مسجد مین دنیا کی باتین کرنا

مسئلہ جو دنیا کی باتین خارج مسجد جائز اور مباح ہین مسجد مین وہ بھی ناجائز ہین اور جو خارج مسجد بھی ناجائز ہون وہ مسجد مین سخت حرام ہین

فتح القدیر مین لکھا ہے کہ مسجد مین دنیا کی باتین نیکیون کو اس طرح کہا لیتی ہین جس طرح آگ لکڑیون کو کہا لیتی ہے۔ اور خزانۃ الفقہ مین لکھا ہے کہ جو شخص مسجد میں دنیا کی باتین کرتا ہے اللہ تعالی اُس کے چالیس دن کے عمل حبط کر دیتا ہے (اشباہ)

مسئلہ۔ اگر باتین کرنے کی غرض سے مسجد مین نہ بیٹھے بلکہ اتفاقی طور سے کوئی دنیا کی ضروری بات آہستہ سے کہدے تو کوئی مضائقہ نہین (اشباہ)

لیکن اولی یہی ہے کہ اس سے بھی بچے کہ جیسا کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے عمل سے ظاہر ہے

حکایت حضرت رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے تھے اُن کا غلام آیا اور کچھ دنیا کی بات اُن سے دریافت کرنے لگا۔ آپ وہان سے اُٹھکر مسجد سے باہر آگئے اور پھر جواب دیا۔

مسئلہ مسجد مین ذکر جہر کرنا اور آواز سے تلاوت قرآن کرنا وغیرہ سب ناجائز ہیں۔ خلاصۃ الفتاوی البتہ اگر مسجد میں کوئی آدمی نماز یا تسبیح و تہلیل وغیرہ مین مشغول نہ ہو تو پھر بعض علماء نے اجازت دی ہے (بیان ذکر الاذکار للشیخ عبدالوہاب الشعرانی)

اور بعض علماء نے مسجد مین جہراً ذکر کرنے اور جہر قرآن پڑھنے کو مطلقاً ناجائز فرمایا ہی (اس مسئلہ کی مزید تفصیل اور پوری تحقیق ضمیمہ رسالہ ہذا مین ضرور دیکھئے۔

تنبیہ۔ افسوس کہ لوگ آج کل اس سے بہت غافل ہین اکثر تو دنیا کی باتون ہی مین اس قدر شور کرتے ہین کہ مہذب چوپالون اور نشستگاہون مین بھی ایسا نہین ہوتا۔ خدا کی پناہ شریعت اسلام تو مسجد مین آواز سے تلاوت قرآن اور ذکر جہر کو ناجائز قرار دے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائین کہ بازارون کے شور سے بچو اور مسلمانی کا دعوی کرنے والے دنیا کی باتون سے مسجد کو بازار کا نمونہ بنائین ؎

ہرگزم باور نمی آید ز روئے اعتقاد — این ہمہ کردن و دین پیمبر داشتن

خدا مقدس فرشتے اُن کے دست ظلم سے سخت ضیق مین ہین وہ خوش ہین کہ ہم مسجد سے ثواب گٹھری باندھ کر لے چلے لیکن ؎

خواجہ پندارد کہ دارد حاصلے — حاصلِ خواجہ بجز پندار نیست

ثواب کا تو کہنا کیا ڈر ہے کہ کہین پہلے کئے دھرے عمل بھی اس گستاخی اور بے ادبی کی نذر نہ ہوگئے ہون ؎

حاصل خود کرد صرف کیمیا — ہیچ چیز از کیمیا حاصل نکرد

جب مباح شور سے تمام انسانون اور فرشتون کو تکلیف ہوتی ہے تو اس ناجائز طوفان بے تمیزی سے کیا کچھ ایذا نہوتی ہوگی اور فرشتے کیا کچھ اُس کے لئے بد دعا نہ کرتے ہونگے یاد رہے کہ جو لوگ مسجدون مین شور کرکے تسبیح و تہلیل کرنے والے اور نماز پڑھنے والے فرشتون اور انسانون کے ذکر و شغل مین خلل ڈالتے ہین وہ اس آیت کے ماتحت وعید مین داخل ہین وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِہَا ط

ترجمہ۔ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا کی مسجدون مین اُسکے ذکر سے منع کرے اور مسجدون کے ویران ہونے کی کوشش کرے

یہ آیت اگرچہ کفار کے بارہ مین نازل ہوئی ہے لیکن مسلمانون کے لئے یہ اور بھی

زیادہ ڈرنے کی چیز ہے کہ اُن کے افعال کفار کے مشابہ ہونے لگین پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ آیت مین ذکر اللہ سے منع کرنے اور مساجد کی بربادی مین کوشش کرنے سے یہ مراد نہین کہ کفار نے مسجد پر قفل ڈالدیا تھا اس کے منہدم کرنے کی کوشش کرتے تھے کیونکہ یہ واقعات کے خلاف ہے بلکہ ذکر اللہ کی ممانعت اور مسجد کی بربادی سے مُراد صرف یہی کہ وہ لوگ شور وشغب وغیرہ کے ذریعہ سے اس قسم کے اسباب پیدا کرتے تھے جو ذکر اللہ مین حارج ہون اور اسی کو مسجد کی بربادی کہا گیا کیونکہ مسجد کی آبادی ذکر سے اور بربادی اُسکے چھوڑنے سے خدا کے لئے وہ مسلمان ذرا خدا سے ڈرین جنکی حرکات سے لوگون کی نماز اور ذکر اللہ میں حرج ہوتا ہو۔

حکایت۔ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مین تھے ایک شخص آیا جو کچھ چیز لئے ہوئے تھا اُسکو صف کے آگے ڈالدیا اور خود نماز میں شریک ہوگیا (جیساکہ آج کل عموماً کیا جاتا ہے) فاروق اعظم رض جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُسکو سزادی کہ تونے نمازیون کو تشویش میں ڈالا (کتاب الاعتصام للشاطبی)

اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کو نمازیوں کے آگے اس طرح ڈالنا یا اٹھانا کہ اون کی توجہ اس کی طرف پھر جائے بُرا ہے لیکن اگر بضرورت حفاظت اپنے ضروری سامان کو آہستہ سے اس طرح سامنے رکھدے کہ نمازیون کو تشویش نہو تو کوئی حرج نہین

مسئلہ مسجد مین ہوا خارج کرنا ناجائز ہے اسلئے کہ فرشتوں کو ہر اس چیز سے ایذا ہوتی ہے جس سے انسانون کو ایذاء ہوتی ہے (اشباہ وحاشیہ اشباہ)

تنبیہ اس حکم (عدم جواز) سے معتکف بھی مستثنیٰ نہیں ہے بلکہ اس ضرورت کے لئے بھی مسجد سے باہر جانا اسی طرح جائز ہے جیسے پیشاب پاخانہ کے لئے

مسئلہ مسجد مین جھگڑا کرنا بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ مسجد مین فرش بچھانا اور چراغ جلانا سنّت ہے لیکن صرف اسی حد تک کہ جس کی ضرورت ہے۔

مسئلہ مسجد کا چراغ تہائی رات تک جلایا جاسکتا ہے اس کے بعد اگر کوئی شخص

بیٹھے تو اپنا چراغ جلائے (خلاصۃ الفتاوی) البتہ اگر اہل چندہ تصریحاً تمام رات جلانیکی اجازت دیدین تو پھر جائز ہے

مسئلہ خاص خاص راتون میں مثلاً رمضان مین ختم قرآن کی رات مین زیادہ چراغ یا قندیل وغیرہ روشن کرنا بدعت اور ناجائز ہے اور بہت سے مفاسد پر مشتمل ہے - اول تو اس مین مجوس کی عبادت اور ہندوؤں کی دوالی کی ساتھ مشابہت ہے اور حدیث مین کافروں کی ساتھ مشابہت پیدا کرنے پر سخت وعیدین آئی ہین مثلاً من تشبہ بقوم فھو منھم (رواہ احمد وحسنہ السخاوی فی المقاصد الحسنہ)

یعنی جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت پیدا کرے وہ اُنہیں میں سے ہے دوم اس چراغان کی وجہ سے مسجد کھیل تماشہ کی جگہ بنجاتی ہے چھوٹے بچے اور نااہل لوگ جمع ہوکر شور کرتے ہین (حاشیہ اشباہ مختصراً)

مسئلہ - جو شخص مسجد کے ایک دروازہ سے داخل ہوکر دوسرے سے گذرنے کا عادی ہوگیا ہو وہ گنہگار اور فاسق ہے (اشباہ)

مسجد مین اپنے نماز پڑھنے کے واسطے کوئی جگہ مقرر کرلینا بھی منع ہے اور اگر کوئی شخص ہمیشہ ایک ہی جگہ بیٹھا رہتا ہو تو یہ جگہ اس کے لئے شرعاً متعین نہین ہوتی اگر کوئی شخص اُس سے پہلے جاکر اس جگہ بیٹھ جائے تو اُسکو وہان سے اُٹھانے کا حق نہیں (اشباہ مع حاشیہ)

مسئلہ - اہل محلہ کے لئے جائز ہے کہ وہ ایک مسجد کی دو کردین یا دو مسجدوں کی ایک بنادین - (اشباہ)

مسئلہ - ایک مسجد کا سامان مثل لوٹے یا صف بوریا وغیرہ کا دوسری مسجد مین عاریۃً لینا جائز نہیں (اشباہ)

مسئلہ مسجد میں اپنے گھرون کا سامان رکھنا جائز نہیں البتہ فتنہ عامہ جنگ وغیرہ کے زمانہ مین اگر عام خوف ہو تو اُس وقت گھروں کا سامان مسجد مین بند کیا جاسکتا ہے (اشباہ)

مسئلہ مسجد کے دروازہ کو قفل لگانا ناجائز ہے۔ اگر سامان مسجد کے ضائع ہونیکا خوف ہو تو کسی آدمی کے ذریعہ سے حفاظت کیجائے (خلاصۃ الفتاوی صفحہ ۲۲۷ جلد ۱)
اگر حفاظت کی اور کوئی صورت نہو تو پھر اس طرح قفل لگانا جائز ہے کہ نمازوں کے اوقات میں کھولدیا جایا کرے (خلاصہ نقلاً عن الجامع الصغیر)

مسئلہ مسجد میں بوریا وغیرہ رکھنے کے لئے کوئی چھوٹی سی کوٹھڑی بنالی جائے تو جائز ہے۔

مسئلہ مسجدمین بوریا وغیرہ گھر یا حجرہ مین لیجانا جائز نہیں (خلاصۃ الفتاوی صفحہ ۲۲۹ جلد ۱)
فائدہ۔ اسی حکم میں مسجد کے لوٹے اور دیگر سامان بھی داخل ہین

مسئلہ۔ اگر مسجدمین ایک طرف وعظ ہو رہا ہے اور دوسری طرف قراءت قرآن تو جو آدمی عالم نہین اور معانی قرآن مجید کو خود نہیں سمجھتا اسکے لئے وعظ سننا اولٰی ہے اور جو خود قرآن مجید کے معانی سمجھتا ہے اُس کے لئے قرآن مجید سننا اولٰی ہے۔ (شامی)

مسئلہ مسجد کی دیوارون پر لکھنا درست نہیں (درمختار)

مسئلہ۔ اگر مسجد کی چھت یا دیوار وغیرہ مین چمگاڈر یا اور کوئی جانور گھونسلہ بنائے تو اُس کا گرادینا جائز ہے۔ لیکن مسجد کے علاوہ اور جگھون مین نہ گرایا جائے کیونکہ حدیث مین ہے اقروا الطیر علی مکناتہا یعنی پرندون کو اپنے گھونسلون مین رہنے دو (قنیہ صفحہ ۱۷۵) اس مسئلہ کی تحقیق ضمیمہ مین ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ۔ اگر مسجد میں تنگی ہو تو نماز پڑھنے والے کو حق ہے کہ بیٹھے ہوئے آدمی کو اس کی جگہ سے ہٹادے اگرچہ وہ ذکر یا قرأت قرآن یا درس تدریس مین مشغول ہو یا معتکف ہو (قنیہ)

مساجد کے چند مخصوص احکام

مسئلہ۔ اگر مسجد مین جماعت ہوتی ہو اور صفوف سے علیحدہ کوئی شخص امام کے پیچھے اقتدا کرے تو یہ اقتدا درست ہو جائیگی۔ مثلاً مسجد کے ایک حصّہ مین جماعت ہو رہی

ہے اور درمیان مین چند صفون کی جگہ چھوڑ کر کچھ آدمی اس امام کے اقتداء مین نماز پڑھنا شروع کردین تو نماز ادا ہوجائیگی - اور علاوہ مسجد کے اور کسی مکان میں اس طرح اقتداء بھی جائز نہیں ہوتی اور اسی بنا پر نماز بھی بصورت اقتداء نہیں ہوتی بلکہ علاوہ مسجد کے اور سب جگھون مین صحت اقتداء کے لئے اتصال صفوف شرط ہے (قنیہ در مختار وغیرہ)

مسئلہ مسجد کے احاطہ میں جو عموماً سہ دری یا کمرے وغیرہ بنے رہتے ہین یا خالی صحن پڑا رہتا ہے جسکو فناء مسجد کہتے ہیں اسکا حکم بھی اس بارہ مین مسجد ہی کا سا حکم ہے یعنی صحت اقتداء کے لئے اتصال صفوف شرط نہین (خلاصۃ الفتاوی ص ۱۵۱ جلد ۱)

مسئلہ عیدگاہ کا بھی اس معاملہ مین مسجد کا سا حکم ہے اگرچہ اکثر احکام مین وہ بحکم مسجد نہین

تنبیہ مسجد مین بغیر اتصال صفوف کے بھی اقتداء ہو جاتی ہے اور فرض نماز ذمہ سے ساقط ہوجاتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا فعل کرنا جائز ہے کیونکہ جماعت میں صفون کا متصل کرنا اور درمیان کی گنجائش کو بھرنا واجب ہے اور اس کے خلاف کرنے پر حدیث مین سخت سخت وعیدین مذکور ہین اور درمیان کی گنجائش کو بھرنے کا بہت بڑا ثواب عظیم ہے -

حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یا تو اپنی صفون کو درست کرو ورنہ اللہ تعالی تمہارے چہرے مسخ کردے گا - (مشکوۃ)

مسئلہ جو مسجد نماز جنازہ یا عید کے لئے بنائی جائے اُسکے لئے اتصال صفوف کے علاوہ اور مسائل میں مسجد کا حکم نہیں - (خلاصہ ص ۲۲۷ جلد ۱)

مسئلہ اگر محلہ مین دو مسجدین ہون تو اُن مین جو قدیم ہے اُس میں نماز پڑھنا افضل ہے اور اگر قدامت مین دونون برابر ہون تو جو گھر سے زیادہ قریب ہو اُس میں افضل ہے - اور اگر قرب میں بھی برابر ہون تو پھر اختیار ہے کہ جس میں چاہے پڑھے پھر اگر دونون مسجدون میں سے ایک کی جماعت کم ہو اور دوسری کی زیادہ تو اگر یہ شخص عالم ہے تو اس مسجد مین نماز پڑھے جس کی جماعت کم ہے تاکہ اس کی وجہ سے

اس کی جماعت پڑھ جائے ورنہ اختیار ہے جس مین چاہے پڑھے لیکن مناسب یہ ہے کہ دونون مین سے جس کا امام زیادہ نیک اور مسئلہ مسائل کا جاننے والا ہو اُس کو اختیار کرے (خلاصۃ الفتاوی صـ۲۲۸ جلد ۱)

مسئلہ جس شخص کو اپنے محلہ کی مسجد مین جماعت نہ ملی تو اچھا یہ ہے کہ کسی دوسری مسجد مین جاکر جماعت سے پڑھے یا اپنے گھر لوٹ جائے اور وہان اپنی اہل کے ساتھ پڑھے

مسئلہ - اگر اپنے محلہ کی مسجد مین تکبیرۂ اولی یا ایک دو رکعت فوت ہونے کا خیال ہو تب بھی افضل یہی ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد مین نماز پڑھے دوسری مسجد مین نہ جائے اگرچہ وہان پوری جماعت مل سکتی ہو (خلاصہ صـ۲۲۸ جلد ۱)

مسئلہ - اگر اپنے گھر مین نماز شروع کی اور پھر محلہ کی مسجد یا اور کسی مسجد مین اقامت کی آواز سُنی تو نماز کو نہ توڑے بلکہ پوری کرلے - (خلاصہ)

مسئلہ اذان کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے نکلنا ناجائز ہے جبکہ یہ مسجد محلہ کی مسجد ہو ورنہ جائز ہے کہ وہان سے نکلکر اپنے محلہ کی مسجد مین نماز ادا کرے بشرطیکہ محلہ کی مسجد مین جماعت ملنے کا یقین ہو لیکن اس صورت مین بھی افضل یہی ہے کہ وہان سے نہ نکلے

مسئلہ مسجد میں برقی پنکھا لگانا جائز ہے لیکن ابن الحاج ملی رحمہ اللہ نے مدخل میں اسکو بھی ایک درجہ کی بدعت فرمایا ہے کیونکہ زمانہ سلف صالحین مین اس کا دستور نہ تھا انتہی - مولانا عبدالحی صاحب رح لکھنوی نے اپنے فتاوی مین فرمایا ہے کہ اگرچہ اس کے بدعت شریعہ ہونے میں تامل ہے لیکن اس مین شک نہین کہ ترک ہی انضل ہے اور اسی مین سلف کا پورا اتباع ہے (مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب رح)

مسئلہ - فاحشہ عورت نے اگر اپنی حرام آمدنی سے مسجد بنادی تو وہ مسجد نہیں ہے اور نہ اسکو اس کا کوئی ثواب (مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی رح) اس مسئلہ کی مزید تفصیل اور پوری تحقیق ضمیمہ رسالہ ہذا مین ملاحظہ فرمائی جاوے۔

مسئلہ - کسی مسجد کو عمدہ بنانے کی غرض سے منہدم کرنا جائز نہین جبتک کہ اُس کے گر جانے کا خطرہ نہ ہو اور اگر منہدم ہو جانے کا خطرہ ہو تو اہل محلہ کے لئے اس کا گرا دینا

جائز ہے کذا فی سراج المنیر۔ (از مجموعہ الفتاوی)

مسئلہ۔ اگر کوئی مسجد شکستہ اور ویران ہو کر نماز پڑھنے کے قابل نہ رہے یا جو محلہ وہاں آباد تھا وہ ویران ہو گیا اور اس بناء پر وہاں مسجد کی ضرورت نہ رہی تب بھی وہ قیامت تک مسجد ہی رہے گی کسی کی ملک نہ بنے گی۔ درمختار اور بحر الرائق وغیرہ) مین اسی پر فتویٰ دیا ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مسجد اس طرح بنائی جائے کہ نیچے دکانین یا تہ خانہ وغیرہ بنا کر ان کی چھت پر مسجد کا صحن یا مسجد کی کوئی عمارت رہے تو یہ اس شرط پر جائز ہے نیچے کی دکانین مسجد کی طرح وقف ہوں اور اُن کی آمدنی مسجد کے مصالح میں صرف ہو اور اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ مسجد کی چھت پر کوئی مکان بغرض مصالح مسجد بنا دیا جائے اِن دونون صورتون مین اس مسجد کی مسجدیت مین کوئی خلل نہ آئیگا۔ چنانچہ فتاویٰ شامی مین بحوالہ اسعاف نقل کیا ہے۔

وبہ صرح فی الاسعاف فقال واذا کان السرداب او العلو لمصالح المسجد او کانا وقفا علیہ صار مسجدًا

ترجمہ یعنی اگر مسجد کے نیچے کا تہ خانہ یا اوپر کا بالاخانہ مسجد ہی کے سامان وغیرہ رکھنے کے لئے ہو یا مسجد پر وقف ہو یعنی اور اُس کی آمدنی مسجد مین صرف ہوتی ہو تو یہ مسجد ہو جائے گی۔ (اس مسئلہ کی مکمل تحقیق ضمیمہ رسالہ ہذا مین ملاحظہ فرمائیے)

مسئلہ۔ اس صورت مین نیچے کی دکانین اور اوپر کا مکان وغیرہ مسجد مین داخل نہو گا اور اسی بناء پر اُن کا کرایہ پر دینا اُن مین تجارت کرنا غسل کی حاجت والے آدمی اور حیض ونفاس والی عورت کا ان مین داخل ہونا وغیرہ سب جائز ہو گا۔

تنبیہ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ صورت صرف اُسی وقت ہو سکتی ہے کہ مسجد بنانے کے وقت اول ہی بنانے والے نے اوپر کے مکان یا نیچے کے تہ خانہ یا دکان وغیرہ کو مسجد سے علیحدہ کر کے کرایہ پر دینے اور اُسکو مسجد پر وقف کرنے کی نیت کر لی ہو ورنہ اگر اول مسجد بنا دی گئی تو پھر بعد میں اُسکے نیچے کوئی دکان یا اوپر کرایہ کے لئے مکان

بنانا ہرگز جائز نہیں کیونکہ مسجد کے اوپر آسمان تک اور نیچے زمین کی انتہا تک سب کا سب قیامت تک کے لئے مسجد ہے اُس زمین سے کسی جزو کو اب مسجد سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا اور ایسی ہی صورت کے لئے شروع رسالہ مین لکھا جا چکا ہے کہ مسجد کی جہت تمام احکام مین مسجد کی برابر محترم ہے اُس پر پیشاب پاخانہ یا جمع وغیرہ کرنا اور حائضہ عورت وغیرہ کا اُس مین داخل ہونا جائز نہیں

مسئلہ مسجد کے جزو کو مسجد سے علیحدہ کرکے اور کوئی چیز بنانا ہرگز جائز نہیں اگرچہ وہ مصالح مسجد ہی کے متعلق ہون۔ مثلاً مسجد کے فرش مین حوض بنانا یا زینہ وغیرہ بنانا البتہ مسجد بنانے کے وقت اوّل سے حوض وغیرہ کی جگہ متعین کرکے الگ کرلی جائے تو جائز ہے جیسا کہ عموماً دستور ہے۔

مسئلہ مشترک زمین مین بغیر اجازت شرکاء مسجد بنانا جائز نہیں اور اگر بنادی جائے تو اُس مین نماز پڑہنے والیکو مسجد کا ثواب حاصل نہ ہوگا بلکہ ایسی مسجد مین نماز نہ پڑھنا چاہئے (مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی صاحب رح)

مسئلہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے گھر کا دروازہ مسجد کی دیوار مین کھولے اگرچہ یہ شخص مسجد مین درس دیتا ہو۔ البتہ اگر مسجد ہی کا کوئی مکان امام کے لئے بنایا گیا ہو تو اُس مین دروازہ مسجد کی طرف رکھا جا سکتا ہے (قنیۃ الفتاوی صفحہ ۹۱)

مسئلہ اگر کوئی مسجد ویران اور منہدم ہو جائے اور وہان کوئی محلہ بھی باقی نہ رہے جس سے اُس کی آبادی کی آئندہ توقع ہو۔ بلکہ وہ محض مسمار پڑی ہو تو ایسی صورت مین بعض فقہاء قاضیخان۔ ملا خسرو وغیرہ نے اس کی اجازت دی ہے کہ اُس مسجد کا سامان نقل کرکے کسی دوسری مسجد مین لگا دیا جائے اور اُس جگہ کو محفوظ اور محترم رکھا جائے اس لئے کہ وہ قیامت تک مسجد ہی ہے۔ لیکن جمہور فقہاء کے نزدیک اسوقت بھی اسکا نقل کرنا جائز نہین بلکہ مسلمانون کو لازم ہے کہ اوسی مسجد کی تعمیر کی کوشش کرے تاکہ اس طرف سے گذرنے والے مسلمان اس مین نماز پڑھا کرین۔ بحر الرائق۔ سعادۃ المساجد خزانۃ المفتیین وغیرہ فقہ کی معتبر کتابون مین جمہور کا فتوی اسی پر نقل کیا ہے واللہ تعالی اعلم بصواب

مسجد ضرار کی تعریف اور اسکا حکم

مسجد ضرار اصل مین وہ مسجد تھی جسکو منافقین نے اس غرض سے بنایا تھا کہ مسجد قبا کی جماعت مین تفریق پیدا ہو اور مسلمانوں مین اس تفریق سے آپس کی الفت کم ہو۔ نیز منافقین اُس میں جمع ہو کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن و تشنیع وغیرہ کیا کریں قرآن مجید نے اس مسجد کے متعلق حکم فرمایا۔ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ط آپ اس مسجد مین کبھی کھڑے نہ ہوں جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس مسجد میں ہرگز نماز نہ پڑہیں اسلئے مسلمانون پر واجب ہے کہ جب مسجد بنائیں تو اسکا خیال رکھین کہ اُس کی غرض کسی اور مسجد کی جماعت کم کرنا یا مسلمانون میں تفریق ڈالنا یا فخر و مباہات ہرگز نہ ہو ورنہ نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق ہوگا اور یہ مسجد مسجد ضرار کے مشابہ ہوگی۔ اس مسئلہ کی تفصیل ضمیمہ میں دیکھئے۔

تفسیر کشاف میں نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت فاروق اعظم رضہ کے ہاتھ پر ملک فتح کئے تو آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اپنے اپنے محلون میں مسجدین بنائین مگر ایسی دو مسجدین نہ بنائین کہ جن مین ایک سے دوسری کو ضرر نہ پہونچے یعنی کسی ایک کی غرض دوسری مسجد کی جماعت توڑنا اور کم کرنا نہ ہو۔

مسئلہ۔ اگر ایک مسجد کے نمازیوں مین آپس مین کسی وجہ سے اختلاف رہتا ہو اور بغرض رفع فساد کوئی فریق دوسری مسجد بنائے تو یہ مسجد مسجد ضرار کے حکم مین داخل نہ ہوگی

مسئلہ۔ اگر کسی مسجد مین مقلدین اور غیر مقلدین کا آپس میں جھگڑا رہتا ہو اور کوئی فریق دوسری مسجد بنائے تو یہ بھی مسجد ضرار کے حکم مین نہیں۔

مسئلہ۔ اگر محلہ مین مسجد موجود ہے لیکن کچھ لوگ کاروبار مین رہنے کی وجہ سے وہان کی جماعت مین شریک ہونے سے محروم رہتے ہون وہ لوگ اگر اپنے گھرون کے بالکل متصل مسجد بنالین تو یہ بھی مسجد ضرار مین داخل نہین بشرطیکہ ان کی غرض مسجد قدیم کی

جماعت توڑنا نہ ہو۔

لیکن پھر بھی اولیٰ یہ ہے کہ نماز مسجد قدیم مین ادا کی جائے (مجموعہ فتاوی)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عید گاہ کا حکم

اسی رسالہ مین گذر چکا ہے کہ اقتداء کے مسئلہ میں عید گاہ کا حکم مسجد کی برابر ہے یعنی جیسے مسجد مین باوجود صفون کے متصل نہ ہونے کے اقتدار درست ہے ایسے ہی عید گاہ مین اگرچہ صفین متصل نہ ہون تب بھی امام کے ساتھ اقتدا درست ہوجائیگی اس کے علاوہ اکثر احکام مین عید گاہ کا حکم مسجد کے خلاف ہے۔ مثلاً غسل کی حاجت والا آدمی اور حیض ونفاس والی عورت اس مین داخل ہو سکتے ہیں۔

مزید تفصیل در ضمیمہ

ضمیمہ مسائل ضروریہ

ماخوذ از امداد الفتاوی از افادات حکیم الامت محی السنہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم

مسئلہ۔ ایک مسجد مین دو جگہ تراویح پڑھنا بشرطیکہ از راہ نفسانیت نہو اور آوازون کے تصادم سے لوگون کو تکلیف نہو جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ایک ہی امام کے ساتھ سب پڑھین جیساکہ بخاری کی حدیث مین عبدالرحمن ابن القاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رض رمضان مین ایک روز مسجد مین تشریف لائے تو دیکھا کہ کوئی شخص تنہا تراویح پڑھ رہا ہے اور کوئی دو چار آدمیون کے ساتھ حضرت فارق اعظم رض نے اُن متفرق پڑھنے والون پر کوئی تشنیع نہیں فرمائی مگر ایک امام کے ساتھ پڑھنے کو افضل فرمایا (بخاری جلد اول صـ ۲۶۹)

مسئلہ۔ نابالغ کی زمین مین مسجد بنانا جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت دیدے (تتمہ امداد الفتاوی)

مسئلہ۔ اگر گورنمنٹ کوئی زمین مسجد کے لئے دیدے اور اسکو واپس نہ لے تو یہ وقف جائز ہے اور اس زمین پر جو مسجد بنی ہو وہ مسجد کے حکم میں داخل ہے کیونکہ

وقف علی المسجد حکم مین وصیت للمسجد کے ہے اور غیر مسلم اگر کسی مسجد کے لئے وصیت کرے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ اسکو ثواب سمجھتا ہے تو یہ وصیت صحیح ہے ورنہ نہین۔ پس موجودہ گورنمنٹ اگر مسجد کے لئے زمین دینے کو ثواب سمجھتی ہے تب تو وقف کے صحیح ہونے مین شبہ ہی نہین اور اگر اس کا یہ اعتقاد نہ ہو تو اُسکی توجیہ یہ ہے کہ یہ زمین جو گورنمنٹ دیتی ہے وہ حقیقت مین رعایا کی ہوتی ہے اور ممبران میونسپلٹی کے مشورہ سے دیتی ہے اور ممبران میونسپلٹی وکیل ہوتے ہیں رعایا کے اور رعایا ہیں یا ہندو ہین یا مسلمان اور اکثر ہندو بھی ایسے مصارف کو قربت و ثواب ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین لہذا یہ وقف جائز ہے (تتمہ ص۱۲۹ ج۱)

مسئلہ کافر اگر مسجد مین چندہ دے تو اس مین یہ تفصیل ہے کہ اگر کافر اسکو ثواب سمجھتا ہے تو لینا درست ہے ورنہ نہیں۔ ہدایہ کی کتاب الوصیت مین یہ تفصیل ہے مگر گفتگو اس مین ہے کہ آیا دینے والے کی رای معتبر ہے یا اسکے مذہب کا حکم مشہور اوّل ہے اور احقر کے نزدیک راجح ثانی ہے یہ تو حکم فی نفسہ ہے۔ لیکن عوارض خارجیہ کو دیکھتے ہوئے کفار کا چندہ لینا مناسب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اس مین ان کا احسان مسلمانون پر ہوگا والاسلام یعلو ولا یعلی (تتمہ امداد الفتاوی ص۱۳۰ ج۱)

مسئلہ کسی مملوک مکان کی کھڑکی مسجد مین کھولنا اگر آمد و رفت کے لئے ہے تو جائز نہیں اور اگر محض ہوا وغیرہ کے لئے کھولا ہے اور جس دیوار مین کھڑکی کھولتا ہے وہ اُسکی مملوک ہے اور کوئی غرض فاسد نہ ہو نیز اُس سے مسجد و اہل مسجد کو کسی قسم کا حرج و ضرر نہ پہونچے تو جائز ہے۔ اور اگر کوئی نقصان یا بے احتیاطی ہو تو یہ جائز نہیں مثلاً وہان سے مسجد مین دہوان جائے یا خس و خاشاک اوس سے پھینکا جائے تو یہ منع ہے (امداد الفتاوی مستخرجا من بعض عبارات الہدایہ)

مسئلہ مساجد مین آواز دار گھنٹہ رکھنا جائز ہے جیسا کہ فقہاء نے طبل سحر کی اجازت لکھی ہے

(تتمہ ص۱۳۲ ج۱)

ضمیمہ آداب المساجد

داب المسائجد فی آداب المساجد

بعد الحمد والصلوۃ آداب المساجد ایک رسالہ ہے مؤلفہ مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی سلمہٗ کا اس طبع مکرر کے وقت مولوی صاحب نے رسالہ کے بعض مقامات پر نشان بنا کر مجھسے نظر ثانی کی استدعا فرمائی اُن مقامات پر مین نے جو لکھا ہے اس کا نام داب المساجد (بمعنے الشان کما فی القاموس بلا بدل الہمزۃ کما قراہ السوسی) رکھدیا اول قولہ سے رسالہ کی نشان کردہ عبارت نقل کی گئی اور جہان کچھ استفساری عبارت تھی اسکے بعد وہ لکھدی پھر اقول سے اپنا مشورہ لکھدیا اور دو مقام پر بلا درخواست کچھ مضمون ضروری سمجھکر لکھدیا اور اسی زمانہ مین دو سوال دوسری جگہ سے آگئے تھے ان کا جواب بھی بمناسبت رسالہ بطور ضمیمہ کے اُسکے ساتھ ملحق کردیا وباللہ الاستعانۃ والیہ الالتجاء والاستکانۃ

کتبہ

اشرف علی ۱۳ رمضان سنہ ۴۶ھ

اُن کاموں کا بیان جو مسجد مین ناجائز یا مکروہ ہین

قولہ (مسئلہ) کسی مصیبت کی وجہ سے مسجد مین بیٹھنا مکروہ ہے (اشباہ)

اقول۔ فقہاء کے اقوال سے اس باب مین جو احقر سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ طاعت کی تو مطلقاً مسجد مین اجازت ہے اِلّا لعارض۔ اور معصیت کی مطلقاً ممانعت ہے خواہ خاص اس طاعت ومعصیت ہی کی نیت سے مسجد میں گیا ہو خواہ پہلے سے مسجد مین موجود ہو اور اتفاقاً اُس طاعت ومعصیت کا صدور ہو گیا ہو اور جو امر نہ طاعت ہو نہ معصیت بلکہ مباح ہو اُس کے لئے خاص مسجد مین جانا تو مکروہ ہے۔ اور اگر پہلے سے مسجد مین حاضر ہے اور اتفاقاً اس مباح کی حاجت پیش آئی لیکن اُس کی نیت سے مسجد مین نہیں گیا بلکہ کسی طاعت کے لئے گیا اور وہاں اُس مباح مین بھی اشتغال ہو گیا تو بشرط عدم اکثار جائز ہے پس

اس مسئلہ کا محمل وہ صورت ہے کہ خاص اسی غرض سے مسجد مین جا کر بیٹھا کہ اہل تعزیت آکر مجکو میت کی تعزیت دین گے اور بعض روایات مین جو ایسے ہی موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد مین تشریف رکھنا منقول ہے اس کا محمل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نشر احکام وفصل خصومات کے لئے مسجد مین تشریف رکھنے کا معمول پہلے سے تھا اس روز بھی اسی غرض سے مسجد مین بیٹھے چونکہ وہی جگہ بیٹھنے کی تھی اہل تعزیت وہان ہی حاضر ہوتے رہے

قولہ (مسئلہ) مسجد مین عقد نکاح مستحب ہے **استفسار** موجودہ زمانہ مین شور وشغب کی وجہ سے منع کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

اقول لعب حبشہ بالحراب سے زیادہ اس مین شور وشغب نہیں ہوتا اس عارض کا وہان اعتبار نہیں کیا گیا تو یہان کیون کیا جاوے۔ البتہ جس مندوب مطلوب مین ایسا مفسدہ محتمل ہو وہان خود مفسدہ کا انسداد کر دینا ضروری ہے بخلاف ایسے امر مباح کے یا مندوب کے جو خود شرعاً مطلوب نہ ہو وہان خود اس مندوب ومباح ہی کو روکین گے اور مطلوبیۃ نکاح فی المساجد کی خود منقول ہے

قولہ (مسئلہ) اگر جنازہ مسجد سے باہر ہو اور جماعت مسجد کے اندر پڑھی جاوے تو یہ بھی مکروہ ہے لیکن بضرورت کیا جاوے تو جائز ہے

استفسار یہ فتوی علی احد القولین عند الضرورۃ قابل غور ہے تصویب یا تردید تحریر فرما دی جاوے۔

اقول۔ قواعد سے بحالت عذر اس پر عمل جائز معلوم ہوتا ہے کما فی الدر المختار انما تکرہ فی المسجد بلا عذر فان کان فلا الی قولہ واذا ضاق الامر اتسع (قلت وھذا ھو مرادی بالقاعدۃ۔ ج ۱ ص ۹۲۶)

قولہ (مسئلہ) مسجد مین ذکر جہر کرنا اور آواز سے تلاوت قرآن کرنا وغیرہ سب ناجائز ہین (خلاصۃ الفتاوی) الی قولہ ناجائز فرمایا ہے

اقول اس مین اقوال بہت مختلف ہین فیصلہ وہ ہے جو شامی نے حاشیہ حموی سے

امام سعدانی کا قول نقل کیا ہے اجمع العلماء سلفاء وخلفاء علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرھا الا ان یشوش جہرھم علی نائم او مصل او قاری الخ اصلاًہ اس فیصلہ سے سب اقوال جمع ہو جاتے ہین۔ اور جنہون نے علی الاطلاق منع کیا ہے غالب یہ ہے کہ سدِّ باب کے طور پر ہے۔ یہ تو کلام ہے خصوصیت مسجد کے اعتبار سے اور ایک کلام نفس جہر بالذکر اور انصات بقراءة القرآن مین ہے اس مین ارجح یہ ہے کہ اگر جہر مفرط نہ ہو تو جائز ہے اور وجوب انصات خارج صلوٰة اوس وقت ہے جب کہ قراءت تبلیغ کے لئے ہو اور اُس مین قرآن کی بھی تخصیص نہیں مطلق تذکیر کا بھی یہی حکم ہے واللہ اعلم

قولہ (مسئلہ) اگر مسجد کی چھت یا دیوار وغیرہ مین چمگادڑ یا اور کوئی جانور گھونسلہ بنائے تو اس کا گرا دینا جائز ہے لیکن مسجد کے علاوہ اور جگہ مین نہ گرایا جائے کیونکہ حدیث مین ہے اقروا الطیر علی مکناتھا الخ

اقول۔ اس حدیث سے استدلال مشکل ہے اس مین دوسرے محمل کا بھی احتمال ہے وہ یہ کہ جاہلیت مین پرندہ کو اڑا کر دیکھتے تھے کہ کس سمت کو گیا اور اس سے شگون لیتے تھے آپ نے اس سے منع فرمایا باقی گھونسلون کا گرانا ظاہراً اگر کسی جانور کے رہنے سے مکان گندہ ہوتا ہو اُس کا گرا دینا جائز معلوم ہوتا ہے البتہ اگر انڈے بچون کے زمانہ مین کچھ انتظار کرے تو اقرب الی الترحم ہے وھذا انزدتہ ولم یستفسر منی

مساجد کے چند مخصوص احکام

قولہ (مسئلہ) فاحشہ عورت نے اگر اپنی حرام آمدنی سے مسجد بنا دی تو وہ مسجد ہی نہیں اور نہ اسکو اس کا کوئی ثواب (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی رح)

اقول۔ اس میں دو حکم ہین ایک ثواب نہ ملنا اس کی دلیل تو نص حدیث ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب او کما قال۔ دوسرا حکم اُس کا مسجد نہ ہونا اس مین دلیل کی حاجت ہے صرف مولانا عبدالحی رح کا قول حجت نہیں مسجد کا احکام مین مسجد ہونا مسئلہ

فقہیہ ہے سو کتب فقہ مین تحقق مسجدیت کے لئے مال کا حلال ہونا کہین مذکور نہیں جیسے کوئی شخص بہ نیت ریا وقف کرے تو گو وہ وقف مقبول نہو بلکہ خوف معصیت ہے لیکن احکام مین مسجد ہوجاوے گی مثلاً اس کی بیع جائز نہیں اُس مین حائض وجنب کا داخل ہونا جائز نہین اس مین بول وتغوط درست نہین اب صرف سوال باقی ہے کہ اس کو کیا کیا جاوے سو اس کا حکم کہیں منقول نظر سے نہین گذرا لیکن قواعد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بند کرکے محفوظ کردیا جائے نہ اُس مین نماز پڑہین نہ اس کی بیحرمتی کرین البتہ اگر زمین حلال ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے اور صرف ملبہ حرام ہے تو بجائے اسکے دوسرے ملبہ سے اس کی تعمیر کرادینا جواز انتفاع کے کافی ہوجاویگا اور ایسی مسجد مذکور کی جو حرام مال سے بنائی ہوئی ہے ایسی مثال ہے جیسے نعوذ باللہ کوئی شخص ناپاک سیاہی سے قرآن مجید لکھ لے اُس مین نہ تلاوت جائز ہے اور نہ اُس کی بے ادبی جائز ہے بلکہ دفن کردیا جاوے باقی مسئلہ نازک ہے دوسرے علماء سے بھی اس مین نظر کرالی جاوے

قولہ (مسئلہ) اگر کوئی مسجد ایسی بناوی جاوے کہ نیچے دکانین یا تہ خانہ وغیرہ بناکر الی آخر المسئلة التی تلیھا۔

اقول اس باب مین بعد تتبع وتفحش بالغ روایات فقہیہ کے جو مین سمجھا ہون وہ معروض ہے (۱) ماخذ اس مسئلہ کا بیت المقدس کے سرادیب ہین جن پر خیر القرون مین کسی نے نکیر نہین کیا اس سے سمجھا گیا کہ مصالح مسجد کے لئے دوسرا درجہ جو بنا رہین مسجد کے تابع ہو مشروع ہے (۲) یہ حکم تعبدی نہین بلکہ باشتراک علت تبعیت قیاساً متعدی ہوسکتا ہے (۳) اگر مصالح ویسے ہی ہون جو سرادیب مذکورہ سے متعلق ہون اور تبعیت کی وہی ہیئت ہو جو ان سرادیب مین ہے تب تو قیاس جلی ہے اور اگر مصالح دوسری قسم کے ہون جیسے وقف بالاستغلال المسجد یا ہیئت تبعیت دوسری طور کی ہو جیسے مسجد کا علو پر ہونا یا مسجد پر علو کا ہونا اس کا الحاق خفی ہے چنانچہ بہت روز تک مجکو اس مین تردد رہا ہمین شامی نے کتاب الوقف مین اسعاف سے ایک عبارت نقل کی ہے اذا کان السرداب لمصالح المسجد او کان وقفا علیہ صار مسجدا اھ او شرنبلالیہ مین اذ کان وقفا علیہ

کا عطف کان لمصالح المسجد پر ہے اس سے ظاہر ہے کہ استغلال للمسجد کا حکم بھی یہی ہے خواہ اسکا نام مصالح مسجد رکھا جاوے خواہ فی حکم مصالح المسجد رکھا جاوے بہر حال حکم مشترک ہے اور ہدایہ مین ہے وروی الحسن عنہ ای عن ابی حنیفۃ انہ اذا جعل السفل مسجدا ا ۱۲ و علی ظہرہ مسکن فہو مسجد وعن محمد عکس ھذا (ای جعل العلو مسجدا ایضح ۱۲ اب) وعن ابی یوسف انہ جوز فی الوجہین وعن محمد انہ حین دخل الری اجاز ذلک کلہ لما قلنا (من الضرورۃ) ملخصا اس سے ظاہر ہے کہ یہ سب ہیئتین تبعیت کی مقیس علیہ کی ساتھ ملحق ہین (۴) یہ الحاق بالقیاس بضرورت ہے چنانچہ ہدایہ کی مذکورہ عبارت مین ضرورت کا بناء الحاق ہونا مصرح ہے۔

(۵) اس دوسرے درجہ کی بناء مشروط ہے اس کی ساتھ کہ مسجد کی مسجدیت کے قبل بانی کی نیت اس بناء کی ہو ورنہ بعد تمامیت مسجد کے ایسا کوئی تصرف جائز نہیں (۶) فقہا نے جو مسجد کو عنان سماء و تحت الثری تک مسجد کہا ہے یہ تقید ہے اس صورت کی ساتھ جبکہ بناء مسجد کیوقت دوسکر درجہ فوقانی یا تحتانی کے بنانے کی نیت نہ ہو (۷) ونبہت علیہ لغفلۃ کثیر من الناس عنہ حتی المنسوبین الی العلم ان سب احکام مین فناء مسجد بھی یعنی حصہ متعلقہ مسجد مسجد ہی کے حکم مین ہے فی البحر الرائق فی المجتبی لا یجوز لقیم المسجد ان یبنی حوانیت فی حد المسجد او فنائہ (ج ۵ ص ۲۶۹ از تتمہ امداد الفتاوی ص ۹)

مسجد ضرار کی تعریف اور اسکا حکم

قولہ مسجد ضرار اصل مین وہ مسجد تھی الی قولہ مسجد ضرار کی مشابہ ہوگی

اقول ماشاء اللہ مولف سلمہ نے اس تعبیر مین کہ مسجد ضرار کے مشابہ ہوگی نہایت احتیاط کا استعمال کیا ہے ورنہ اکثر اہل جرأت ایسی مسجد کو جس کی بناء ریاء یا ... ہو مسجد ضرار ہی کہدیتے ہین جس سے ایہام ہوتا ہے کہ وہ مسجد ہی نہین جیسے مسجد ضرار مسجد ہی نہ تھی اور ایہام ہوتا ہے کہ اسکا ہدم یا بیحرمتی بھی جائز ہے جیسے مسجد ضرار کی ساتھ بھی عمل کیا گیا تو مشابہ کا لفظ بڑھا کر ان سب محذورات کو دفع کردیا یعنی انتفاء ثواب وفساد غرض مین اسکے مشابہ ہوا نہ کہ انتفاء مسجدیہ مین بھی کیونکہ منافقین کی تو نیت ہی مسجد بنانے کی نہ تھی

تلبیس وتدسیس کے لئے اس کا نام مسجد رکھدیا تھا اور مسلمان خواہ کسی غرض سے مسجد بناوے نیت اُس کی مسجد ہی بنانے کی ہوتی ہے اس لئے اُس کے سب احکام مثل صحت صلوٰۃ ووجوب احترام وغیرہما مسجد کے ہون گے پس عدم قبول مین اس کا حکم وہی ہوگا جیسا ابھی مال حرام سے بنائی ہوئی مسجد کا مذکور ہوا البتہ اتنا تفاوت ہوگا کہ اسکی اصلاح کی کوئی صورت ہی نہین اور اس کی اصلاح توبہ سے ہوسکتی ہے یعنی بعد توبہ کے وہ بناء مقبول بھی ہوجاویگی وھذا الیضاً زدتہ ولم یستفسر منی

عید گاہ کا حکم

قولہ اکثر احکام مین عیدگاہ کا حکم مسجد کے خلاف ہے مثلاً غسل کی حاجت والا آدمی اور حیض ونفاس والی عورت اس مین داخل ہوسکتی ہے

اقول اس کے خلاف کوئی قول نظر سے نہین گذرا پس یہ حکم صحیح ہے البتہ اس کی بھی تنظیف وتطییب کا اہتمام رکھنا اولیٰ ہے اور یہی محمل ہے حدیث امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تبنی المساجد فی الدور وان تطیب وتطہر او کما قال اذا ارید بالدور ما یسکنون فیہا لا المحلۃ لان مسجد المحلۃ مسجد حقیقی اور اگر اصل مسئلہ پر کسیکو مخالفت حدیث کا شبہ ہو کہ یعتزلن الحیض المصلی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس اعتزال کی وجہ حرمت دخول مصلی نہیں ہے بلکہ قطع صف مصلیات بالتخلل بینہن ہے خوب سمجھ لو

اشرف علی ۱۳ر رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ